خلافت لائبریری ربوہ

خطبہ نمبر3

ہفتہ | 14-فروری 1998ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

CPL 61

213029

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 48-83 نمبر 35 | ہفتہ 16 شوال 1418ھ 14 تبلیغ 1377ہش 14 فروری 1998ء

بدظنی انسان کو ہلاکت کے تاریک کنویں میں گرا دیتی ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

بدظنی ایک ایسا مرض ہے اور ایسی بری بلا ہے جو انسان کو اندھا کر کے ہلاکت کے ایک تاریک کنویں میں گرا دیتی ہے بدظنی ہی ہے جس نے ایک مردہ انسان کی پرستش کرائی۔ بدظنی ہی تو ہے جو لوگوں کو خدا تعالیٰ کی صفات خلق، رحم، رزاقیت وغیرہ سے معطل کر کے نعوذ باللہ ایک فرد معطل اور شئے بیکار بنا دیتی ہے الغرض اس بدظنی کے باعث جہنم کا بہت بڑا حصہ اگر کہوں کہ سارا حصہ بھر جائے گا تو مبالغہ نہیں۔

(ملفوظات جلد اول ص 62)

جماعت احمدیہ کا علمی معیار دینی طور پر ہی نہیں دنیاوی طور پر بھی اونچا ہے

الاسکا کے سفر کے تجربات اور ہومیو پیتھی کتاب سے متعلق بعض اہم امور کا تذکرہ

خطبہ ارشاد فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بتاریخ 26۔ ستمبر 1997ء بمطابق 26 ظہور 1376 ہجری شمسی بمقام وائٹ ہارس (کینیڈا)

(خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا(۔)

یہ خطبہ جو سفر کے دوران آیا ہے یہ White Horse جگہ ہے جہاں سے ان کی لائبریری سے میں یہ خطبہ دے رہا ہوں۔ یہ لائبریری جو آپ دیکھ رہے ہیں یہ دیوار پر پینٹ ہوئی ہوئی لائبریری ہے۔ اس کا اس لائبریری سے کوئی تعلق نہیں جو آپ کے ذہن میں ہے اور یہ بھی ان عجیب باتوں میں سے ہے جو ہم نے اس سفر میں دیکھیں۔ ایک ایسا کمرہ جس کا نام لائبریری ہے اس میں ساری لائبریری دیواروں پہ پینٹ ہوئی ہوئی ہے۔

بہرحال اس مختصر تمہید کے بعد میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگرچہ میں نے وعدہ کیا تھا کہ (اللہ نے چاہا تو) ہم الاسکا کے سب سے اوپر کے مقام یعنی اس مقام سے احباب کو مخاطب ہوں گے یعنی جمعہ وہیں پڑھیں گے، جو نارتھ پول کے قریب ترین ہے۔ جیسا کہ ناروے میں ایک نارتھ کیپ ہے اسی طرح الاسکا میں بھی ایک ایسی جگہ ہے جو اگرچہ ساٹھ ستر میل ناروے والی نارتھ کیپ سے نیچے ہے یعنی اس کا فاصلہ تھوڑا سا زیادہ ہے مگر اس کے باوجود یہ امریکہ کا سب سے اوپر کا آخری مقام ہے جو نارتھ پول کے قریب تر ہے۔ تھوڑا سا اگرچہ میلوں میں فرق ہو جائے گا اس زبانی بیان میں لیکن ان تفاصیل کو ہم بعد میں (اللہ تعالیٰ نے چاہا تو) کسی مجلس میں یا الفضل کے ذریعے جماعت تک پہنچا سکیں گے۔ اس وقت تفصیل میں جانے کا موقع نہیں مگر جماعت کے عمومی علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ وہ نارتھ کیپ جہاں سے ہم نے ایک خطبہ دیا تھا اس کا تاریخی لحاظ سے اہم ہونا ایک ایسا معاملہ ہے جو اب بھی دنیا کے لئے ایک چیلنج ہے اور میرا خیال ہے کہ ہمیشہ ایسا ہی رہے گا۔ وہ خطبہ ایک ایسی جگہ سے دیا گیا جہاں یا مسلسل دن رہتا ہے یا مسلسل رات اور جہاں غالباً اس سے پہلے کبھی کوئی (عبادت نہیں کی گئی) اور وہ خطبہ ایک ایسا واقعہ ہے جس کا تعلق میں نے بیان کیا تھا کہ بعض (پیش خبریوں) سے بھی ہے۔ اور آئندہ بھی میں نہیں سمجھتا کبھی کچھ لوگ مشقت کر کے، محنت کر کے تاریخ بدلنے کی کوشش کریں گے اور وہاں جا کر وہ ساری دنیا سے مخاطب ہو کر ایک خطبہ دیں گے یا جمعہ پڑھیں گے۔ بہرحال یہ تو مستقبل کی باتیں ہیں۔ جو سابقہ تاریخ ہے اس میں وہ واقعہ ایک بے مثل واقعہ کے طور پر ہمیشہ کے لئے لکھا جائے گا۔

اب یہ خواہش تھی کہ امریکہ کے بھی اس آخری مقام سے خطبہ دوں جو امریکہ کے لحاظ سے نارتھ پول کے قریب ترین ہے۔ لیکن جو الاسکا کا نقشہ ہم نے یہاں آکر دیکھا ہے وہ ہمارے تصور سے بالکل مختلف نکلا ہے۔ اس وقت یعنی اس مہینے میں تمام ایسے رابطے جو Northern Most یعنی انتہائی شمالی مقام سے ممکن ہو سکتے تھے وہ یہاں کی زندگی کے اطوار کے مطابق بند ہو چکے ہیں اور قطع ہو چکے ہیں زیادہ سے زیادہ ایک بس مسافروں کو اس مقام تک لے کے جاتی ہے جہاں سے ناردرن سرکل یعنی Arctic سرکل کا آغاز ہوتا ہے۔ اس سے آگے سب سفر بند ہیں۔ سفر بند اس لئے نہیں ہیں کہ وہاں برف بہت پڑی ہوئی ہے اور جیسا کہ ہم نے ناروے میں دیکھا تھا ہر طرف برف ہی برف تھی اور سڑکوں کو بھی باقاعدہ برفوں سے صاف رکھنا پڑتا تھا، یہ صورت نہیں تھی جس کی وجہ سے یہ سب شمالی سفر بند ہو گئے ہیں۔ الاسکا میں اکثر Visitor جو سیر سپاٹے کے لئے آتے ہیں ان کے لئے امریکہ نے بہت اشتہار بازی کر رکھی ہے۔ بہت سی ایسی پارکس (Parks) ہیں، بہت سے ایسے دلکش اور خوبصورت مناظر ہیں جو مسافروں کو الاسکا کی طرف کھینچتے ہیں اور جب تک مسافر اتنی تعداد میں آ رہے ہوں کہ ان کے دیکھ بھال کے اخراجات نکال کر منافع ہو سکیں اس وقت تک یہ لوگ اس کام کو جاری رکھتے ہیں۔ جب زیادہ ٹھنڈ ہو جاتی ہے اور واقعتہً ان کے لئے مستقلاً ہوٹلوں وغیرہ کا انتظام ممکن نہیں رہتا اس وقت یہ ان رابطوں کو ختم کر دیتے ہیں جو ان کے شمالی مقام سے ممکن ہیں۔ چنانچہ یہاں آکر ہمیں معلوم ہوا کہ ایک بس ہے جو زیادہ سے زیادہ Arctic Circle کے کنارے جاتی ہے۔ اس سے باہر کی طرف یعنی اس کے پرلی طرف جانے کے لئے لطف الرحمان صاحب نے جو ہمارے سارے سفر کا انتظام کر رہے ہیں انہوں نے ہر ممکن کوشش کی کہ کوئی جہاز مل جائے جسے ہم چارٹر کر کے شمالی حصے کی طرف جا سکیں لیکن سب کوششوں کے ناکام ہونے کے بعد بعض ایسے جہازوں کا انتظام انہوں نے کر لیا جن میں زیادہ مسافر نہیں بٹھائے جا سکتے تھے۔ دس پندرہ مسافر بٹھائے جا سکتے تھے مگر اس کے لئے بھی اتنے لمبے فاصلے کے لئے ان کو Spare یعنی زائد پٹرول کا انتظام کرنا پڑتا تھا۔ اگر وہ پٹرول کے ٹینک ساتھ اٹھالیں تو پھر مسافروں کی تعداد پانچ دس رہ جائے گی اور ہمارے قافلے کے لئے اس قسم کے انتظامات کے ذریعے نارتھ پول کی طرف جانا ممکن نہیں تھا۔ یہ محض ایک لغو کوشش ہوتی اور خطرناک بھی۔ کیونکہ ایسا جہاز جس نے اپنا پٹرول اٹھایا ہوتا کہ رستے میں بھرے اور شمالی جو تیز ہوائیں ہیں ان کے لئے بھی اس کا پوری طرح دفاع کا انتظام نہ ہو، بعض دفعہ شمالی جھکڑ اتنا تیز چلتے ہیں کہ چھوٹے جہازوں کی حیثیت نہیں رہتی کہ وہ ان جھکڑوں کا مقابلہ کر سکیں، اس لئے میں نے یہی فیصلہ کیا کہ اس پروگرام کو ختم سمجھا جائے۔

جہاں تک الاسکا کا تعلق ہے یہاں آنا بے کار نہیں رہا۔ میں جماعت کو پوری طرح مطلع کرنا چاہتا ہوں کہ یہ سفر بہت معلوماتی رہا ہے۔ ہمارے ہاں عموماً الاسکا کا جو تصور ہے وہ بالکل مختلف ہے یا کم سے کم مجھے تو الاسکا کے متعلق وہ معلومات حاصل نہیں تھیں جو یہاں آنے کے بعد حاصل ہوئیں۔ جہاں تک لطف الرحمان صاحب کا تعلق ہے انہوں نے بھی یہ معلومات اس اشتہاری لٹریچر سے حاصل کی تھیں جو حیرت انگیز طور پر الاسکا کو بڑا اور عظیم دکھاتا ہے اور دور دور سے مسافروں کو کھینچتا ہے۔ یہ کاروبار وہ ہے جس میں امریکن اشتہار باز دنیا کی چوٹی پر ہیں، خواہ الاسکا کا شمالی حصہ دنیا کی چوٹی پر ہو یا نہ ہو مگر ان کی اشتہار بازی دنیا کی چوٹی پر ہے۔ جو نقشے کھینچے گئے تھے وہ بالکل مختلف نکلے۔ حیرت انگیز طور پر ایک اور جو علمی معیار ہے وہ دینی طور پر ہی اونچا نہیں بلکہ دنیاوی طور پر بھی اونچا ہے اور اونچا ہوتا چلا جا رہا ہے۔ پس (اللہ نے چاہا تو) یہ شمالی حصوں کے متعلق جب بھی معلومات مکمل ہو جائیں گی میں احباب کے سامنے ان کو پیش کر سکوں گا۔

ایک اور چیز، ایک اور فائدہ جو اس دوران مجھے حاصل ہوا وہ فائدہ بھی تھا اور ذہنی تکلیف کا موجب بھی تھا لیکن بعد میں شاید مجھے اس کا ذکر کرنے کا تفصیل سے موقع نہ ملے میں اب آپ کو سمجھا رہا ہوں۔ میری ایک کتاب ہے ہومیو پیتھی کے متعلق جس کو میں نے جلسے میں احباب جماعت کے سامنے پیش کیا تھا۔ یہ کتاب ہے، بہت خوبصورت سرورق ہے اور اس کی بعض تعریفیں میں نے خود کی تھیں جو بالکل غلط تھیں اس لئے میں معذرت بھی پیش کر رہا ہوں اور یہ وعدہ بھی کر رہا ہوں کہ (اللہ نے چاہا تو) اس کتاب کی تصحیح کی جائے گی۔ وہ معلومات میں نے غلط اس لئے پیش کیں کہ مجھے غلط معلومات دی گئی تھیں اور اس لحاظ سے میرا قصور نہیں تھا مگر یہ قصور ضرور تھا کہ مجھے خود دیکھ کر کتاب سے معلوم کر لینا چاہئے تھا کہ یہ معلومات درست نہیں ہیں۔ جن احباب کی یا خواتین کی ڈیوٹی لگائی گئی کہ وہ ریپرٹری (Repertory) تیار کریں اس کے متعلق جلسے میں بھی میں نے بیان کر دیا تھا کہ میں بار بار سمجھا چکا ہوں، سمجھا چکا تھا ان کو کہ اس کو Repertory نہیں کہتے، Repertory اس طرح تیار کی جاتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

ہے۔ لیکن بالآخر بہت کچھ سمجھانے کے بعد انہوں نے صحیح Repertory میرے سامنے پیش کردی' میں ضمناً بتادوں کہ Repertory سے مراد وہ آخری باب ہے ہومیو پیتھی کتابوں کا جس میں علامتوں کے ذریعے ہر شخص آسانی سے متعلقہ دوا کی طرف منتقل ہو سکتا ہے اور اس صفحے کی نشاندہی کر سکتا ہے جس پر متعلقہ دوا کا ذکر ہو یہ Repertory ہے۔ عام طور پر ایسے لیکچرز میں جہاں باقاعدہ جسم کے حصوں کا الگ الگ ذکر نہ ہو ان میں Repertory بہت ضروری ہوا کرتی ہے مثلاً کینٹ ہے اس کا ہومیو پیتھک فلسفے پر ایک لیکچروں کا سلسلہ ہے۔ کینٹ نے یہ طریق اختیار نہیں کیا کہ پہلے سر پھر ناک' کان' منہ' چہرہ' گردن' جسم کا باہر کا حصہ' جسم کا اندر کا حصہ ان سب کی تفاصیل الگ الگ عنوانات بنا کر دے۔ اس نے اپنے تجربے سے ہومیو پیتھی کے فلسفے پر روشنی ڈالی اور مختلف ذکر مختلف جگہ پھیلے پڑے ہیں۔ سر کا ذکر اس کے لیکچرز کے آخر پر بھی آسکتا ہے۔ مختلف دواؤں کا جو رابطہ ہے اس کو بھی وہ بیان کرتا چلا جاتا ہے۔ میرے پاس اتنا وقت تو نہیں تھا کہ جو آجکل مروجہ کتابیں ہیں مثلاً بورک کی کتاب ہے اس کے مطابق تفصیل سے تیاری کرکے ہر جسم کے حصے پر الگ الگ بات کرتا۔ اس کے باوجود میری خواہش تھی کہ جماعت کو ہومیو پیتھی کا کچھ علم ہو جائے اور اپنا علاج کرنے میں وہ خود کفیل ہو سکے۔ اس خواہش کی وجہ سے میں نے لیکچرز کا یعنی ان تقاریر کا آغاز کیا جو ہومیو پیتھی کے سلسلے میں میں ایک کلاس میں دیتا رہا۔ آخر پر پہنچ کر مجھے یہ احساس پیدا ہوا کہ یہ ناممکن ہے کہ احباب جماعت جن کو ہومیو پیتھی کے آغاز کا بھی پورا علم نہیں اگر وہ میری کتاب کو پوری طرح سمجھ بھی جائیں تو پھر وہ بیماریوں سے واپسی کا سفر اختیار کر سکیں اور دواؤں کی صحیح نشاندہی کر سکیں' اس صفحے تک پہنچ سکیں جن صفحوں پر ان دواؤں کا ذکر ہے۔ اس وجہ سے میں Repertory پر زور دیتا رہا۔ اس کو Repertory کہتے ہیں۔ اور میں نے بہت دفعہ اس ٹیم کو اور اس ٹیم کے سربراہ کو سمجھایا کہ دیکھو یہ مقصد ہے۔ ہر انسان جس کا بیماری سے رابطہ ہو وہ اس بیماری کی الگ شناخت رکھتا ہے اور ضروری نہیں کہ اس بیماری کو آپ نے جس جگہ بیان کیا ہے وہ اس بیماری کو وہیں جا کے تلاش کرے۔ ایک بیماری کی مختلف علامتیں ہو سکتی ہیں اور ہو سکتا ہے کہ دیکھنے والا اپنے تجربے کے لحاظ سے ان علامتوں کو کسی اور جگہ تلاش کر رہا ہو۔ اور آپ نے جو Repertory بیان کی ہے اس کو کسی اور جگہ دیکھنا چاہئے جس کا ہو سکتا ہے اس کو بالکل علم نہ ہو۔ یہ Repertory سے متعلق امور تھے جو میں نے اپنی دانست میں تفصیل سے سمجھا دیئے۔

اس الاسکا والے سفر کا ایک بڑا فائدہ مجھے یہ پہنچا ہے کہ عام طور پر میں بیماریوں کے لئے بورک کا میٹریا میڈیکا استعمال کرتا ہوں وہ مہیا نہیں تھا تو میں نے اپنے عملے سے کہا کہ لاؤ (سلیم صاحب ہمارے یہ کام کر رہے ہیں) کہ اچھا میرے والی کتاب ہی لے آؤ میں اسی میں دیکھ لوں۔ جو میں نے Repertory دیکھی اس سے تو میرے ہوش اڑ گئے۔ یہ Repertory میرے تصور کے قریب تک نہیں پہنچتی۔ باوجود اس کے کہ ہمارے دفتر کے ایک عملے میں ایک ایسے تجربہ کار پرانے ہومیو پیتھ موجود ہیں' جلسے کا دباؤ غیر معمولی تھا Repertory کو میں آخری دفعہ اپنی آنکھوں سے خود نہیں دیکھ سکتا تھا۔ مجھے یقین دلایا گیا پیش کرنے والوں کی طرف سے کہ اب ہم آپ کے مقصد کو سمجھ گئے ہیں' اب سو فیصدی بعینہ وہی چیز ہم بنا کے لے آئے ہیں اب اس سے زیادہ کچھ نہیں ہو سکتا۔ اب جلسے کا دباؤ آپ جانتے ہیں اس دفعہ غیر معمولی تھا اور یہ اس وقت میرے سامنے پیش کیا گیا جب کہ یہ کتاب چھپتی جیسا کہ وعدہ کیا گیا تھا یا نہ چھپتی۔ تو میں نے کتاب کے چھپنے کو ترجیح دے دی اور کہا کہ اچھا فلاں صاحب' جو ہمارے تجربہ کار پرانے ہومیو پیتھ سمجھے جاتے ہیں' ان سے کہا کہ یہ میں نے سمجھایا تھا آپ دیکھ لیں کہ جو کچھ انہوں نے کیا ہے واقعۃً وہی ہے یا کچھ اور ہی کیا ہوا ہے ان صاحب نے اپنی لاعلمی کی وجہ سے بالآخر مجھے یہ تسلی دلائی کہ آپ نے جو کچھ سمجھایا تھا انہوں نے وہ سمجھ لیا ہے اور اب یہ Repertory اسی طرح تیار ہے۔

جو تیار ہے اس کا حال میں آپ کو بتا دیتا ہوں۔ کوئی مریض جس کو معین طور پر بیماریوں کا کوئی نام یاد نہ ہو ہرگز ان کی Repertory کے ذریعے اپنی بیماری تک نہیں پہنچ سکتا۔ بہت سی مثالیں ہیں جو میں نے آپ کے سامنے رکھنے کے لئے تیار کی تھیں مگر میں اس وقت چند مثالیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

دنیا ہم نے دیکھی ہے۔

الاسکا کا شمالی حصہ جہاں ہم پہنچے جہاں ایک لاکھ کی آبادی کا ایک بہت بڑا شہر آباد ہے وہاں اتنی گرمی تھی کہ سیر کے دوران ہمیں کوٹ اور سویٹر اتار دینے پڑے اور کمروں کے اندر بھی کولر' ایئر کنڈیشنز چل رہے تھے۔ باہر کی دنیا سوچ بھی نہیں سکتی کہ الاسکا کے سب سے شمالی شہر میں اس قدر گرمی پڑتی ہوگی اور انتہائی شمال میں بھی اگرچہ سردیوں میں ساٹھ درجے Minus تک ٹمپریچر پہنچ جاتا ہے مگر گرمیوں میں وہاں بھی گرمی ہی ہے۔ اور زیادہ گرمی نہ سہی کم گرمی ہوگی مگر یہ سارا علاقہ الاسکا کا ایک خشک علاقہ ہے۔ اس کا ناروے کے شمال سے کوئی مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔ ناروے کا شمال ایک انتہائی خوبصورت علاقہ ہے۔ جو جھیلوں سے مرصع ہے' جہاں کثرت سے بارشیں ہوتی ہیں' جہاں ہر موڑ پر نئے چشمے دکھائی دیتے ہیں۔ وہ ایک ایسا علاقہ ہے جس کا بیان بھی یہاں ممکن نہیں مگر خدا تعالیٰ کی صناعی کی ایک حیرت انگیز مثال پیش کرتا ہے۔ وہی تصور لئے ہوئے ہم الاسکا آئے تھے۔ اگرچہ وہ تصور تو منہدم ہو گیا مگر معلومات میں اضافے کا جہاں تک تعلق ہے وہ اپنی جگہ اسی طرح قائم ہے۔ بہت سی نئی معلومات یہاں کی زندگی کے متعلق' یہاں کے حالات کے متعلق' یہاں کے جانوروں کے متعلق ایسی حاصل ہوئی ہیں کہ جن کا پہلے سے کتابی علم کے نتیجے میں ہمیں کچھ علم نہیں تھا۔ پس احباب جماعت کو یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ یہ سفر بیکار گزرا۔ وہاں بھی بعض بہت خوبصورت علاقے تھے اس میں کوئی شک نہیں۔ بہت سی جھیلیں بھی تھیں۔ بہت سے پانی کے بہتے ہوئے دریا' یا دریا نما شکل کے کچھ نالے بھی تھے۔ مگر ان کا تعلق اس برف سے ہے جو بہت تھوڑی پڑتی ہے مگر سردی زیادہ ہونے کی وجہ سے اسی طرح رہ جاتی ہے۔ اور گرمی کے مہینوں میں وہی برف آہستہ آہستہ پگھل کر یہ جاری رہنے والے دریا بنا دیتی ہے اور درختوں کی زندگی کا سامان مہیا کرتی ہے۔ بہرحال یہ وہ تفصیل ہے جس میں میں اس وقت جانا نہیں چاہتا صرف مختصراً آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ الاسکا ایک الگ دنیا ہے اور جب تک انسان یہاں خود آئے نہ' اسے کتابوں میں پڑھ کر اس دنیا کا پورا تصور نہیں ہو سکتا۔ خشک علاقہ' خشک ترین علاقہ جو شمال تک جاتا ہے یہ الاسکا ہے۔ اسے غالباً 1840ء یا اس کے لگ بھگ روس نے امریکہ کے پاس بیچ دیا تھا لیکن روس کا اپنا علاقہ جو الاسکا سے ملا ہوا ہے وہ بہت زیادہ شمال تک بلکہ قطب شمالی کے قریب تک پہنچتا ہے اور اس پر روس کا مکمل قبضہ ہے۔ اس کے مقابل پر کینیڈا کا جو شمالی حصہ ہے وہ ناروے کے نارتھ کیپ سے بھی بہت آگے بڑھا ہوا ہے اور اس کا ایک شمالی علاقہ ایسا ہے جو ہمیشہ منجمد برف کے اوپر واقع ہے اس کا نام الرٹ (Alert) ہے غالباً اور یہ دراصل الرٹ ان معنوں میں ہے کہ دفاعی ضروریات کے لئے اور بعض سائنسی تحقیقات کے لئے وہاں کینیڈا نے اپنے دائمی سٹیشن بنا رکھے ہیں۔ اس سٹیشن پر ہمارے ایک احمدی دوست حمید اللہ شاہ صاحب بھی متعین رہے ہیں اور وہ اس علاقے کے متعلق پہلے بھی مجھے لکھا کرتے تھے کہ گرمیوں میں بھی اور سردیوں میں بھی اکثر درجہ حرارت منفی ساٹھ دکھائی دیتا ہے' وہ علاقہ وہ ہے جہاں گرمیوں میں Poler Bear دکھائی دیتے ہیں اور یہ پولر بیئر کی سرزمین ہے۔ لیکن آج کل جو سردیاں شروع ہو چکی ہیں آج کل آپ کو کسی علاقے میں وہاں پولر بیئر دکھائی نہیں دے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سردیوں میں پولر بیئر Hibernate کرتا ہے یعنی دم روک کر ایسی نیند میں ڈوب جاتا ہے جس میں سانس کی رفتار نامعلوم ہونے کے برابر ہے۔ بہت ہی آہستگی کے ساتھ سانس چلتا ہے تاکہ جسم کی توانائی ضائع نہ ہو۔ دل کی دھڑکن کم ہوتے ہوتے معدوم سی ہو جاتی ہے اور یہ چند مہینے پولر بیئر اس نیند کی حالت میں گزارتا ہے۔ اس کی ساری چربی اس وقت پگھل پگھل کر اس کو توانائی دیتی ہے اور جب یہ توانائی ختم ہو رہی ہو اس وقت باہر نکلنے کا وقت آتا ہے۔ پھر یہ مختلف قسم کے شکار کرتا ہے جس کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ لیکن اتنا آپ کو علم ہونا چاہئے کہ پولر بیئر ایک بہت طاقتور جانور ہے' اتنا طاقتور جانور کہ دوسرے ریچھ کی طاقت اس کے مقابل پر کچھ بھی نہیں ہے۔ نہایت تیز رفتار جانور ہے جو برف پر اتنا تیز دوڑتا ہے کہ خشکی پر گھوڑے اتنا تیز نہیں دوڑ سکتے۔ بہرحال پولر بیئر کے متعلق وہی دلچسپ باتیں ہیں جو اتفاقاً میں نے اپنی اس کتاب میں جو شائع ہونے کے قریب پہنچ گئی ہے اس میں پہلے ہی درج کر رکھی تھیں۔ مگر یہاں پہنچ کر جو یہ خیال تھا کہ دائیں بائیں ہر طرف پولر بیئر دکھائی دیں گے یہ محض ایک کہانی تھی اور پراپیگنڈے سے متاثر ہو کر ہم یہی سمجھ رہے تھے کہ الاسکا بھی اس برفانی علاقے تک محیط ہے جس میں ہر طرف بیرونی جو سردی کے جلوز یا برفوں کے جانور لومڑیاں' بھیڑیئے اور پولر بیئر اور بعض عجیب قسم کے پرندے ہیں یہ ساری چیزیں دیکھنے کا تصور لئے ہوئے ہم یہاں پہنچے تھے۔ مگر جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے واقعاتی طور پر الاسکا ایک اور چیز ہے اور اشتہاری پراپیگنڈے کے لحاظ سے ایک اور چیز دکھائی دیتا ہے۔ تو میں جماعت کو یہ خوشخبری تو نہیں دے سکتا کہ ہم نے ایک اور نارتھ کیپ دریافت کرلی' جو دریافت کی بھی ہے اگر ہم ہوائی جہاز کے ذریعے وہاں پہنچتے بھی تو وہاں بھی برفیں کوئی نہیں تھیں۔ سارا علاقہ خشک پڑا ہے۔ وہاں کی آبادی بھی اسی خشکی میں رہتی ہے۔ ہاں سردیوں کے زمانے میں آہستہ آہستہ برف پڑتے پڑتے کچھ منظر شمال کا پیدا ہو جاتا ہے مگر وہ سارا سال باقی نہیں رہتا۔ یہ ایک وجہ بنی کہ اس کے نتیجے میں میں نے پھر بعض ایسے دوستوں کو جو اٹلس (Atlases) پڑھنے اور اس کے نتیجے نکالنے کے ماہر ہیں یہ کام دیا تھا کہ یہ سارا کام منظم کریں تاکہ آئندہ جماعت کو اگر کوئی غلط معلومات پہنچی ہوں تو درست بھی ہو جائے اور جماعت کا جغرافیائی علم پہلے سے بڑھ جائے۔ اور خطبات کا ایک یہ بھی مقصد ہوتا ہے (۔) تو اس لئے میں اپنے خطبات میں بعض مادی دنیا کی معلومات بھی جماعت کو مہیا کرتا رہتا ہوں جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا

مثلاً پیاس کا بیماریوں سے بہت تعلق ہے۔ پیاس کم ہو' زیادہ ہو' نہ ختم ہونے والی بھڑکی لگی ہو یا تھوڑے تھوڑے پانی کی ہو ہر بیماری کی شناخت میں پیاس ایک اہم کردار ادا کرتی ہے اور Repertory میں پیاس کا کوئی خانہ ہی نہیں ہے۔ آپ Repertory تلاش کریں' جیسا کہ میں نے کی تھی' میں حیران رہ گیا پیاس نام کی کوئی چیز ہی نہیں۔ پھر میں نے کہا منہ خشک ہونے کے اندر ہو گا تو منہ دیکھا تو منہ کے اندر کوئی دیکھنے کی چیز نہیں تھی سوائے اس کے کہ منہ کے چھالے اور ناسور اور آگے دوائیوں کے نام لکھے ہیں اور کچھ بتایا نہیں کہ یہ چھالے کس قسم کے ہیں۔ تھوک والے منہ کے چھالے ہیں' خشک منہ کے چھالے ہیں' زبان کے کناروں پر ہیں یا زبان کے بیچ میں ہیں۔ یہ ساری چیزیں میں اپنے لیکچرز میں سمجھا چکا ہوں۔

Repertory اس کو کہتے ہیں کہ اگر انہوں نے منہ کو لینا تھا تو منہ کے اندر زبان کی بات کرتے' منہ کے اندر اس کے پہلوؤں کے کلّوں کی بات کرتے' کلّوں کے چھالے اور ہیں' زبان کے چھالے اور ہیں' زبان کی نوک کی بیماری اور ہے زبان کے مرکز پر جو علامتیں ظاہر ہوتی ہیں وہ ایک اور چیز ہیں۔ تو اگر کسی کی مدد کرنی ہو کہ وہ صحیح بیماری کو شناخت کر سکے تو اول مثلاً منہ کے نیچے یہ چاہئے تھا کہ خشک منہ سے تعلق رکھنے والی دوائیں۔ خشک منہ سے تعلق رکھنے والی ایسی دوائیں جن میں جتنا بھی پانی پیا جائے منہ پھر بھی خشک رہے گا۔ منہ خشک' وہ دوائیں دی جاتیں' صفحے دیئے جاتے' منہ خشک' وہ بیماریاں منہ

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خشک ہونے کی جو اعصابی بے چینی سے تعلق رکھتی ہوں جیساکہ آرسنک اور باربار گھونٹ گھونٹ پینے کو جی چاہتا ہو تو منہ خشک اور پیاس کا بھی ذکر ساتھ ہی چل پڑتا۔ کلّوں کے زخم اور ہیں' زبان کے پہلوؤں کے زخم اور ہیں' زبان کے پچھلے حصے کے زخم اور ہیں' زبان کی نوک کے زخم اور ہیں' یہ ساری چیزیں الگ الگ ہیڈنگ کے نیچے' اسی ہیڈنگ کے نیچے الگ الگ صفحوں کے سامنے لکھی ہوتیں پھر سطروں کا نمبر ہمارے کام آسکتا تھا۔ پھر کسی مریض کو اپنے منہ کی بیماری میں جب ضرورت پیش آتی وہ کسی معین صفحے تک پہنچ سکتا تھا۔ مگر اب تو اس کے نیچے جو فہرست دی ہوئی ہے چھالوں کی اس میں چالیس پچاس دوائیں ہوں گی اور پڑھنے والے کو بالکل پتہ نہیں چل سکتا کہ یہاں کون سے چھالوں کا ذکر ہے' کون سے ناسوروں کا ذکر ہے میں کہاں تلاش کروں۔ وہ صفحے نمبر اور سطر نمبر سے ایک جگہ پہنچ تو سکتا ہے مگر بعض دفعہ چالیس' پچاس پچاس دوائیں ایک عنوان کے نیچے اسی طرح دی ہوئی ہیں اور ان میں سے کسی دوائی کے متعلق نہیں لکھا کہ اس دوائی کا اس بیماری سے تعلق ہو تو فلاں صفحے کو دیکھو' اس دوا کا فلاں بیماری سے تعلق ہو یا اس بیماری کا فلاں جسم کے حصے سے تعلق ہو تو فلاں جگہ دیکھو یہ کوئی ذکر نہیں۔

اب میں نے جس چیز کو تلاش کرنا تھا میں نے پھر اپنی یادداشت سے کیا کیونکہ پچاس یا ساٹھ صفحوں کا مطالعہ ایک ایک کرکے دیکھنا ایک ایسا کاروارد ہے جو خود مجھے اپنی ذات میں ایک مصیبت دکھائی دے رہا تھا کہ بے چارے احمدیوں کو میں نے کس مصیبت میں ڈال دیا۔ وہ بھولے بھالے محض اس لئے مجھے تکلیف نہیں دیتے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ چلو کتاب تو لکھ دی کوئی فائدہ تو ہو گیا باقی ہم خود تلاش کرلیں گے۔ محض مجھے تکلیف سے بچانے کے لئے انہوں نے خاموشی برداشت کی ہے ورنہ کوئی ہومیو پیتھی کا علم رکھنے والا اس Repertory کو جو ہمارے سامنے ہے اس کو پھاڑ کے پھینک دے۔ کسی کام کی نہیں ہے' کوئی بھی فائدہ نہیں سوائے اس کے کہ بعض بیماریاں آپ کو کہیں گی فلاں صفحہ دیکھو۔ وہاں ایک لفظ کالا کیا ہو گا۔ اس کا منہ کالا ہے اس سے زیادہ اس Repertory میں کوئی بھی فائدہ نہیں کہ آپ اسے دیکھ سکیں۔ عجیب و غریب حرکتیں ہیں مثلاً ایک جگہ لکھا ہوا ہے "جھٹکا" اب جھٹکا کیا چیز ہے۔ کون پاگل ہے جو جھٹکے میں اپنے اعصاب کے پھڑکنے کو تلاش کرے گا۔ کون پاگل ہے جو جھٹکے کے نیچے کلّوں کے پھڑکنے کو تلاش کرے گا یا آنکھ کے پھڑکنے کو تلاش کرے گا۔ کون ہے جو جھٹکے کے نیچے یہ دیکھے گا کہ اگر کسی کو فلاں بیماری ہو تو اس کے جسم کے دائیں حصے کے اعصاب کو جھٹکا لگتا ہے یا بجلی کے کوندے ایک جگہ سے دوسری طرف دوڑتے ہیں اور ان کوندوں کی وجہ سے جھٹکے کا احساس ہوتا ہے۔ ان سب باتوں میں سے کسی کا بھی کوئی ذکر نہیں اور عنوان دیا ہوا ہے "جھٹکا" اب یہ جھٹکا' مضمون سے جھٹکا کیا گیا ہے ورنہ حقیقت میں جھٹکے کے نیچے یہ ساری بیماریاں جو آپ کو بتا رہا ہوں یہ کوئی شخص تلاش نہیں کر سکتا۔ بجلی کا جھٹکا لگتا ہے' وہ "ب" کے نیچے بھی آنا چاہئے "بجلی" اور جھٹکے کے نیچے بھی آنا چاہئے۔ وہ جھٹکا جو بجلی کا جھٹکا ہو اس فہرست میں بیماری کے جھٹکے کے نیچے آنا چاہئے تھا کہ فلاں بیماری کا اعصابی جھٹکوں سے تعلق ہے یہ جھٹکے مختلف نوعیت کے ہیں اور جس شخص نے معلوم کرنا ہو کہ وہ دوا کون سی ہے وہ اپنے تجربے کو پیش نظر رکھتے ہوئے فیصلہ کرے کہ میں نے آنکھ کے پھڑکنے کو تلاش کرنا ہے جھٹکے کے نیچے یا گلے کے پھڑکنے کو یا اندرونی طور پر اعصاب کے دھڑکنے کو جھٹکوں کے نیچے تلاش کرنا ہے یا سوتے میں نیند سے پہلے جھٹکے کی بات ہو رہی ہے یا سونے کے بعد نیند کی حالت میں جو جھٹکا لگتا ہے اس کی مجھے ضرورت ہے۔ اب ان باتوں میں سے ایک کا بھی ذکر نہیں صرف جھٹکا لکھا ہے۔ پیاس کا کوئی ذکر نہیں جیساکہ میں نے بیان کیا ہے پیاس کے ذریعے مرض شناخت کئے جاتے ہیں۔ منہ کی خشکی کا کوئی ایسا ذکر نہیں جس کے ذریعے آپ امراض کی تلاش کرسکیں۔

یہ دیکھتے دیکھتے جب میں نے اور مطالعہ کیا تو مجھے پتہ چلا کہ یہ ساری Repertory بالکل بیکار اور نکمی چیز ہے۔ اس کا ایک ذرے کا بھی فائدہ نہیں اور میں نے مفت میں جماعت کو مصیبت ڈال دی ہے یہ تعریف کرکے جلسے پر کہ بڑی اچھی Repertory تیار ہوئی ہے آپ کو فوراً دوائیں مل جائیں گی۔ اس لئے معذرت ہے جماعت سے اور ایک وعدہ ہے کہ (اللہ نے چاہا تو) آئندہ ان باتوں کو اس گروہ کے ذریعے نہیں جنہوں نے بہت محنت کی ہے مگر بنیادی طور پر Repertory کے علم سے ناواقف تھے' اس گروہ کو میں دوبارہ مقرر نہیں کروں گا بلکہ میرے اندازے کے مطابق اس کام کو جب میں پوری طرح سمجھاؤں گا' صحیح طریق پر ادا کرنے کے قابل سید عبدالحی صاحب ہیں جو ناظر تالیف و تصنیف ہیں۔ سید عبدالحی صاحب میں میں نے یہ خوبی دیکھی ہے کہ جب بھی ان کو کوئی بات معین سمجھادی جائے خواہ وہ ذاتی علم نہ بھی رکھتے ہوں' ذاتی علم والوں کی تلاش کرتے ہیں اور کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ان کو میں نے کسی کتاب کے متعلق ہدایت کی ہو اور بعینہ وہی چیز انہوں نے تیار نہ کی ہو' اللہ تعالیٰ کے فضل سے گہری فراست حاصل ہے' بہت باریک بینی سے چیزوں کا مطالعہ کرتے ہیں۔

اس لیکچر میں نمونے کے طور میں نے چند باتوں کا ذکر کیا ہے۔ تفصیلی ہدایت میں (اللہ تعالیٰ نے چاہا تو) سید عبدالحی صاحب کو بعد میں بھجوادوں گا۔ اس لئے اب آئندہ Repertory کا انتظام ربوہ میں ہوگا وہ ماہر ہومیوپیتھ کو ساتھ شامل کرلیں۔ جو میں نے تبصرہ کیا ہے یہ ان کو بھی سنادیں۔ جو باتیں مزید لکھ کے بھیجوں گا ان کو پیش نظر رکھیں تاکہ دنیا کے سامنے ایک ایسی Repertory ہو جس کی کوئی نظیر اور نہ ملتی ہو۔

دوسرا حصہ تھا زبان کے متعلق۔ میں نے بہت اصرار کیا' میں نے کہا دیکھیں بولنے کی زبان اور ہوتی ہے اور لکھنے کی زبان اور ہوتی ہے اور بسا اوقات میرے منہ سے ایک لفظ بھی نکل رہا ہوتا ہے جو ادا کرنا مقصود نہیں ہے۔ ایک ملتے جلتے لفظ یا ایک ملتی جلتی چیز کے تعلق میں وہ بیان کرتا ہوں' "لیکن" دیکھنے والے جو مجھے دیکھ بھی رہے ہیں وہ سمجھ جاتے ہیں۔ "لیکن" پہلا غلط تھا اب دیکھیں میں نے "لیکن" پہلے کہہ دیا جو درست نہیں ہے' جو لوگ مجھے دیکھ رہے ہیں اور سن رہے ہیں وہ میری بات اور میرے مضمون کو بالکل صاف سمجھ رہے ہوتے ہیں۔ یعنی اگر اس کو ہم کتاب میں بعینہ اسی طرح درج کردیں تو پڑھنے والے اس سے کوئی اندازہ نہیں لگاسکیں گے۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے آپ روزمرہ آپس میں باتیں کرتے ہیں۔ کئی لوگ ایک لفظ بولیں گے وہاں سے ہٹ کے ایک اور پہ چلے گئے' وہاں سے ہٹ کے کسی اور کی طرف چلے گئے۔ کئی دفعہ غلطی سے کچھ اور لفظ بھی بول رہے ہیں۔ لوگ ہنس تو پڑتے ہیں مگر بات سمجھ جاتے ہیں۔ اگر اپنے گھر کے کھانے کی میز کی باتوں کو آپ کتابی شکل میں اسی طرح شائع کردیں تو دنیا میں کسی کے پلّے کچھ نہیں پڑے گا کہ لطف الرحمان صاحب نے کیا کہا تھا' ان کے بچے نے کیا سمجھا اور آپس میں وہ کس بات پر ہنسے ہیں۔ تو یہ ایک دنیا کا دستور ہے اور اس دستور کے تعلق میں میں بارہا یہ اعتراف کرچکا ہوں کہ بعض دفعہ میرے ذہن میں ایک اور لفظ ہوتا ہے' جلدی میں وہ لفظ نہیں نکلتا کچھ اور لفظ جو ملتا جلتا ہے وہ منہ سے نکل جاتا ہے۔ اب میں اس سلسلے میں ایک دو مثالیں غالباً آپ کے سامنے رکھ سکتا ہوں۔ مثلاً سلیشیا کے تعلق میں یہ لکھا ہوا ہے کہ جانور اور انسان ایک وقت میں ایک ہی جگہ سے پانی پیتے تھے۔ یہ درست ہے کہ ایک ہی وقت میں پیا کرتے تھے لیکن اب بھی پیتے ہیں۔ بہت سے پانی ایسے ہیں جن کا گند دکھائی نہیں دیتا اس میں جراثیم ہوتے ہیں اور جانور اور انسان ایک ہی گھاٹ سے پانی پیتے ہیں جو گندا اور خطرناک ہوتا تھا۔ اب "تھا" کا لفظ ایک تاریخی پس منظر کی وجہ سے میرے منہ سے نکلا ہے۔ ہومیو پیتھی کے تعلق میں "تھا" کا لفظ غلط ہے۔ مجھے یہ بھی کہنا چاہئے تھا کہ جانور اور انسان بسا اوقات ایک ہی گھاٹ سے پانی پیتے ہیں جو انسانوں کے لئے گندا اور خطرناک ہوتا ہے مگر جانوروں پر کوئی اثر نہیں رکھتا۔ اس کے آگے لکھا ہوا ہے "جراثیم تو ہیں لیکن چونکہ جانوروں نے لمبا عرصہ خود دفاع کی صلاحیت حاصل کی ہے" یہ بالکل غلط بات ہے جانوروں نے خود صلاحیت کہاں سے حاصل کرلی۔ کہنا یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے جو دفاع کی صلاحیت جانوروں کو بخشی ہے' اور اس کی بعد میں ایک جگہ وضاحت بھی کی ہوئی ہے کہ اس صلاحیت کو استعمال کرنے پر وہ اس لئے مجبور ہیں کہ ان کے پاس کوئی ڈاکٹر' کوئی دواساز نہیں۔ جب وہ اس خداداد صلاحیت کو ہر بیماری کے دفاع میں استعمال کرنے پر مجبور ہوتے ہیں تو ان کی وہ صلاحیت بیدار رہتی ہے اور اتنی طاقتور ہو جاتی ہے کہ اکثر بیماریوں کا خود مقابلہ کرسکتی ہے اس کے بعد لکھا ہے "چونکہ جانوروں نے لمبا عرصہ خود دفاع کی صلاحیت حاصل کی ہے اس لئے ان کا دفاع مضبوط ہے" "دفاع مضبوط ہے" والی بات درست ہے۔ پہلے فقرے کو درست ہونا چاہئے تھا۔ جس نے بھی اس کو صحیح کتابی اردو میں ڈھالا تھا اس کو مطلب سمجھ آگیا تھا وہ ساتھ بتاتا کہ یہ وجہ ہے کہ انسان کے جسمانی اندرونی دفاع اور جانور کے جسمانی اندرونی دفاع میں فرق ہے "جب سے انسان نے اپنا علاج خود کرنا چاہا ہے اس کے بعد سے جسم خاموش ہو گیا ہے" یہ بھی بالکل غلط ہے۔ "علاج کرنا چاہا" جانور بھی اپنا علاج خود کرتے ہیں' وہ بھی بوٹیاں کھاتے ہیں مگر انسانی کوششیں جو اپنے علاج کے سلسلے میں ہیں انہوں نے بہت حد تک بیماریاں پیدا کرنے والے جراثیم کو مارنے کی کوشش کی ہے۔ اکثر علاج کے ذریعے ان جراثیم کو مارا گیا ہے جو بیماریاں پیدا کرتے ہیں اس لئے اندرونی نظام جو ان جراثیم کو مارنے کے لئے کافی تھا اس نے رفتہ رفتہ کام چھوڑ دیا اور رفتہ رفتہ وہ کمزور پڑتا چلا گیا۔

اب اگر اینٹی بائیوٹکس بار بار دی جائیں تو آپ کے جسم کے اندر جو بھی خدا تعالیٰ نے دفاع بنا رکھا ہے اس دفاع کو عملی طور پر آپ ناکارہ کردیں گے۔ یعنی اینٹی بائیوٹکس وہ کام کریں گی جس کے بغیر بھی ایک صحت مند انسان کا جسم وہ کام کرسکتا تھا۔ اس قسم کی مثالیں میں نے دی ہوئی ہیں ساری کتاب میں بھری پڑی ہیں' پڑھنے والے کو صاف سمجھ آجانا چاہئے تھا یا جس نے زبان درست کی ہے اسے سمجھ آجانا

چاہئے تھا کہ یہاں ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کو درست کریں۔ اب سلیشیا کے متعلق اس میں لکھا ہوا ہے کہ سلیشیا اس احساس کو دوبارہ زندہ کرتی ہے اور اس کے سوا ایک ایسی عبارت ہے کہ گویا ہر بیرونی چیز کو پگھلا دیتی ہے' اب یہ بالکل غلط بات ہے۔ میں نے مضمون سمجھایا تھا' کیڑوں کو اور بعض جانوروں کو جن کو یہ باہر نہیں پھینک سکتی ان کو پگھلاتی ہے۔ جن کو باہر پھینک سکتی ہے وہاں پیپ بنا کر ان کو باہر پھینک دیتی ہے تو کتاب کے اندر یہ لکھا گیا ہے کہ یہ چیزوں کو پگھلا دیتی ہے۔ چیزوں میں تو پتھر بھی ہے کنکر بھی ہے' بندوق کی گولیاں' چھرے بھی شامل ہیں۔ یہ ہرگز ان کو نہیں پگھلاتی۔ جن کو باہر پھینکنے کی صلاحیت نہیں رکھتی یا پھینکنا چاہے تو وہ پھینکے نہیں جاسکتے اس لئے ان کو اندر ہی پگھلا دیتی ہے۔ مثلاً پاؤں کے اندر بعض کیڑے ہیں Filariasis کے کیڑے کہلاتے ہیں جن میں پاؤں سوج جاتا ہے اور ان کو پورے کے پورے کیڑوں کو باہر نکالنا نہ کسی جراح کے بس کی بات ہے نہ سلیشیا کے بس کی بات ہے۔ سلیشیا یہ کام ضرور دکھاتی ہے کہ ان کیڑوں کو اندر ہی پگھلا دیتی ہے' وہ پانی بن کے بہہ جاتے ہیں' ان کا کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔

اب یہ وہ چیزیں ہیں جو میں اپنی تقریروں کے درمیان کھول چکا ہوں اور اگر بیان کرنے میں غلطی ہو گئی ہے تو ہر شخص جس نے اردو درست کرنی تھی اس کا فرض تھا کہ اس کو درست کرکے پیش کرتا۔ اب مثلاً انتڑیوں کے متعلق یہ لکھا ہوا ہے کہ انتڑیاں بیرونی جلد تک اثر دکھاتی ہیں' ناک کی جلد خشک ہو جاتی ہے' حالانکہ کہنا یہ تھا' جو شاید میں نے کہا بھی ہو مجھے یاد نہیں' کہ انتڑیاں جو خود اندرونی جھلیاں ہیں' بعض دفعہ انتڑیوں کی بیماریاں اگر ٹھیک نہ ہوں بلکہ انتڑیوں سے صرف ان کو دھکیلا جائے تو وہ بیرونی جلد یعنی ناک کے کنارے پر اپنا اثر دکھاتی ہیں۔ اسی طرح انتڑیوں کی بیماریاں بعض اوقات منہ پر اپنا اثر دکھاتی ہیں۔ منہ کے اندر جو نقشہ بنتا ہے اس سے آپ انتڑیوں کی بیماریاں پہچان سکتے ہیں۔ اسی طرح رحم کی بیماریاں ہیں۔ کہنا یہ تھا اور یہ دوبارہ میں سمجھا رہا ہوں کیونکہ عبدالحی صاحب نے اس پہ کام بھی کرنا ہے۔ مقصد یہ تھا کہ دو قسم کی سطحیں ہیں جو بدن کو عطا ہوئی ہیں۔ بیرونی سطح کو ہم جلد کہتے ہیں اندرونی سطح کو جھلی کہتے ہیں۔ تو بعض بیماریاں ایسی ہیں جن کا جلد سے بھی تعلق ہے اور اندرونی سطح یعنی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جھلیوں سے بھی تعلق ہے اور بعض دفعہ یہ دونوں جگہ ظاہر ہو رہی ہوتی ہیں۔ اگر ایک جگہ ٹھیک کرنے کی بجائے دبا دیا جائے تو دوسری جگہ وہ زیادہ زور دکھائیں گی۔ مثلاً بعض بیماریاں ہیں جن کا انتڑیوں سے بھی تعلق ہے اور جلد سے بھی 'جلد میں وہ سوڈ ائسسز کہلاتی ہیں یعنی سورا کا اثر۔ اگر زبردستی جلد پر سے ان کو ٹھیک کیا جائے تو وہ لازماً اندرونی جھلیوں یعنی انتڑیوں کو ایسا بیمار کردیں گی کہ بعض دفعہ ان کا علاج پھر ممکن نہیں رہتا۔ یہ مقصد ہے جو میں نے اپنی کتاب میں جگہ جگہ مختصر لفظوں میں بیان بھی کیا ہے۔ بعض جگہ صحیح 'بعض جگہ زبان نے ٹھوکر کھائی اور غلط لفظ بولا گیا۔ جنہوں نے مجھے یقین دلایا کہ اس کی اردو بالکل ٹھیک ہو گئی ہے ان کو اگر میں باقی مثالیں دوں تو ان کو بھی پسینے آجائیں گے۔ بعض جگہ ایسے لفظ لکھے ہوئے ہیں اردو کے جن کا کوئی وجود ہی نہیں ہے مثلاً اگر "پیارا" کہنا ہو 'آپ "پیافا" کہہ دیں یا "بیافا" کہہ دیں تو یہ کون سی اردو ہے۔ وہ اب میں نہیں بیان کرتا کیونکہ جن لوگوں نے بھی یہ کام کیا ہے کتابی اردو بنانے میں یا Repertory تیار کرنے میں انہوں نے محنت ضرور کی ہے۔ ان بے چاروں کا اختیار نہیں تھا کہ بعینہٖ جو میں سمجھ رہا ہوں وہ عملاً اس میری خواہش کو ایک تحریر میں ڈھال سکیں۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ ان لوگوں نے بے انتہا محنت کی ہے۔ اگر خود انہوں نے اپنے آپ کو پیش نہ کیا ہوتا تو آج یہ کتاب جماعت کے سامنے نہ ہوتی۔ پس Repertory والے حصے کو آپ سردست بھول جائیں اور زبان کی درستی والے حصے کو بھی اگر آپ کو کہیں پسینے چھوٹیں تو برداشت کریں کیونکہ اس پر میرا کوئی بس نہیں۔ میں نے اتفاقاً کھول کے دیکھا تو ایک صفحے پر ہی ایسی خوفناک غلطیاں نکلی ہیں کہ وہ لطیفوں کے طور پر تو بیان کی جاسکتی ہیں 'کسی معقول کتاب کا حصہ نہیں بن سکتیں۔

پس اس تمہید کے ساتھ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ جو نئی نعمت ملے گی یہ بھی الاسکا کے سفر کا ایک احسان ہے جو میری ذات پر بھی ہے اور جماعت پر بھی ہوگا۔ پس لطف الرحمان صاحب ایسے تبصروں سے بددل نہ ہوں جن میں ان کو بتایا گیا کہ ہم تو کچھ اور سمجھ رہے تھے' کچھ اور ہی نکلا۔ ان کا یہاں لانا اور ہمارے جغرافیائی علم میں اضافہ کروانا اور پھر ہومیو پیتھی کے متعلق ایک مستقل ضروری کام کروا دینا جو ان کے ذہن میں نہیں تھا' یہ تقدیر الٰہی تھی جس نے ایک بہت بڑا کام دکھایا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ ان کو جزاء دے اور نئی کتاب کے سلسلے میں بھی (اللہ نے چاہا تو) آپ لوگوں کی دعائیں جہاں مجھے بھی پہنچیں گی' پہلے کام کرنے والوں کو بھی پہنچیں گی ان دعاؤں میں لطف الرحمان صاحب کو بھی یاد رکھ لیں کہ غیر ارادی طور پر انہوں نے ایسا کام کروا دیا جو میرے لئے ویسے ممکن نہیں تھا۔ میرے پاس اتنا وقت ہی نہیں ہے کہ میں اپنی کتابوں کو خود پڑھ سکوں خاص طور پر اس کتاب کو' مجھے اپنا پتہ ہے کہ میں نے لکھوائی ہے تو مجھے پتہ ہے کہ کوئی چیز کہاں ملنی چاہئے' لیکن کبھی ضرورت پڑ جاتی ہے تو میں بورک کو استعمال کرتا ہوں اس کا میٹریا میڈیکا بہت اچھا ہے مگر انگریزی دانوں کے لئے ہے اور صاحب علم لوگوں کے لئے ہے۔ تھوڑا علم رکھنے والوں کے لئے اور عام سادہ لوگ جو جماعت احمدیہ میں کثرت سے موجود ہیں جن کی تعلیم بھی تھوڑی ہے وہ اس کتاب سے استفادہ کرنا چاہتے ہیں ان کے لئے وہ کافی نہیں ان کے لئے نئی Repertory کا لکھنا اور اس کتاب کی زبان درست کرنا لازم ہے۔ پس امید ہے (اللہ نے چاہا تو) بہتر صورت میں یہ کتاب آپ کی خدمت میں آئندہ چند مہینوں میں (سید عبدالحی صاحب کے اوپر ہے وہ کب تک یہ تیار کر دیتے ہیں) پیش کر دی جائے گی۔

جہاں تک استفادے کا تعلق ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کتاب سے احباب جماعت نے اور خواتین نے بہت استفادہ کیا ہے۔ جن کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ کبھی گھر بیٹھے اپنا علاج یا اپنے بچوں کا علاج کر سکیں گے یہ کتاب پڑھنے کے بعد Repertory کی وجہ سے نہیں بلکہ اس کتاب کے مضمون کی وجہ سے آہستہ آہستہ ان کے ذہن میں ہومیو پیتھی کا بنیادی تصور جم گیا ہے اور اس کے فائدے کے قائل ہو چکے ہیں اس سے استفادہ کرنے کے قائل ہو چکے ہیں اور جو خط مجھے مل رہے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مشرق سے مغرب تک کثرت سے احمدی گھر ایسے ہیں جن کے لئے یہ کتاب مفید ثابت ہوئی ہے پڑھنے کے نتیجے میں' نہ کہ Repertory کے نتیجے میں۔

اس ضمن میں میں ایک مختصر ذکر حفیظ بھٹی صاحب کا اور ان کی بیگم چھیری بیگم کا کرنا چاہتا ہوں کہ یہ چونکہ دواسازی کے کام کے لئے وقف ہیں ان پر میرا کوئی شکوہ نہیں۔ انہوں نے بہت ہی اچھا دواسازی کا کام کیا ہے اور اس کے علاوہ اسلم خالد صاحب ہیں ہمارے دفتر میں جنہوں نے دواؤں کی تقسیم کا اور ڈبے بنوا بنوا کر ان کو جماعتوں میں بھجوانے کا ذمہ سنبھالا۔ یہ دو فوائد ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر قسم کی تنقید سے بالا ہیں۔ کمزوریاں تو ہیں اور ابھی پوری طرح پھیلے نہیں مگر میری نظر ان پر ہے اور میرا دونوں سے رابطہ ہے اور میں چاہتا ہوں کہ بالآخر ساری دنیا کو ہومیو پیتھی ادویہ مفت مہیا ہو جائیں اور ہومیو پیتھی ادویہ بنانے کا طریقہ بھی آجائے۔ جب یہ کام مکمل ہو گا تو (اللہ تعالیٰ نے چاہا تو) ہومیو پیتھی کا فیض جو سارے عالم پر محیط ہو گا اس سے بنی نوع انسان کی بڑی خدمت ہو گی اور غریب احمدی گھروں کے اوپر ایک احسان ہو گا کہ وہ مغرب میں بستے ہوں یا مشرق میں بستے ہوں وہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اپنے علاج میں خود کفیل ہو جائیں گے۔ اس لئے یہ آخری بات ہے جو مجھے آپ سے کہنی تھی(+)

اس اعلان کے بعد باقی باتیں (اللہ نے چاہا تو) اگلے خطبے میں پیش کروں گا۔ اب میں آپ سے اجازت چاہتا ہوں اور ایک دفعہ پھر ان غلطیوں کی معذرت ہے جو ہومیو پیتھی کے سلسلے میں مجھ سے سرزد ہوئیں۔

(سلام)

عبدالرحیم شبلی۔ بی۔ کام
بعد میں۔ ایم۔ کام

المبشر قادیان شبلی نمبر مارچ مئی 1937ء

فنِّ مضمون نویسی

دلپسند مشغلہ مضمون نویسی اگرچہ منفعت بخش پیشہ نہیں۔ لیکن بہرحال ایک دلچسپ مشغلہ ہے۔ طلبہ کو اس طرف بالخصوص توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اس سے نہ صرف ان کو امتحانات پاس کرنے میں امداد ملے گی۔ بلکہ ان کو ایک دلپسند مشغلہ بھی میسر آجائیگا۔ جو وقت گزارنے کے لئے اور روح میں علوّ اور بالیدگی پیدا کرنے کے لئے بہترین ہے۔

لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ مضمون نویسی کوئی اکتسابی شے نہیں یعنی ایک شخص جس کو علمی مذاق ہی نہیں وہ اس کو سیکھ نہیں سکتا بلکہ یہ تو ایک طبعی اور پیدائشی امر ہے۔ ہاں بعض طلباء کا رجحان اس طرف ہو سکتا ہے لیکن بوجہ کوئی رہنما نہ ہونے کے ان کو اس کا طریقہ بغیر سیکھنے کے نہیں آسکتا۔

یورپ میں صحافت نگاری کی باقاعدہ کلاسیں ہوتی ہیں لیکن شومئی قسمت سے ہندوستان میں تاحال کوئی ایسی درسگاہ قائم نہیں ہوئی تاہم جرنلزم ولایت سے بذریعہ خط و کتابت سیکھا جاسکتا ہے۔ میں اس مضمون میں مضمون نویسی کے اصولوں پر بخوف طوالت کوئی بالاستیعاب مقالہ لکھنا نہیں چاہتا۔ صرف بعض تاثرات پیش کرنا چاہتا ہوں۔ جو ایک مبتدی کے لئے موجب شمع راہ ہو سکتے ہیں۔

مضامین کی اقسام

1۔ منقولی
2۔ معقولی

منقولی سے مراد یہ ہے کہ آپ کتابیں پڑھ کر علمی یا تاریخی طور کسی واقعہ پر بحث کریں۔ مثلاً اگر اکبر کے "دین الٰہی" پر مضمون لکھنا ہو تو مختلف تاریخی کتب پڑھ کر ایک تحقیقی مقالہ سپرد قلم کیا جا سکتا ہے۔ اس میں وسیع مطالعہ کی اشد ضرورت ہے۔

معقولی سے مراد یہ ہے کہ آپ مختلف واقعات و حوادث مطالعہ کرتے رہتے ہیں اور آپ کے دماغ میں مختلف مضامین کی ایک سلسلہ وار کڑی مرتسم ہوتی رہتی ہے۔ حتیٰ کہ ایک دن وہ آپ کی زبان قلم سے ٹپک پڑتی ہے۔ اور اس میں آپ کے ذاتی تاثرات بھی جو مبنی ہوتے ہیں واقعات و مشاہدات پر شامل ہوتے ہیں۔

اس تقسیم کے یہ معنی نہیں کہ یہ دونوں شقیں آپس میں مدغم نہیں ہو سکتیں۔ بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ آپ کے منقولی مضامین میں آپ کے ذاتی تاثرات بھی ہوتے ہیں۔ اور آپ کے معقولی مضامین میں کتابی حوالے مذکور ہوتے ہیں۔

میں نے صرف وضاحت کی خاطر یہ تعیین کی ہے اور اس سے میرا مطلب یہ ہے کہ طلباء دو قسم کے مضامین لکھ سکتے ہیں۔ یا تو وہ علمی کتب کا مطالعہ کیا کریں۔ اور کسی نئے موضوع پر جدید طریق سے بحث کیا کریں۔ یا وہ مختلف واقعات کو اپنے ذہن میں محفوظ رکھیں۔ حتیٰ کہ ایکدن ان کا نظریہ مکمل ہو جائے۔ اور وہ اس کو صفحہ قرطاس پر تحریر کر سکیں۔

مثلاً آپ اکثر دیکھتے ہیں کہ آپ کے مہمان اور زائر حد درجہ بدتمیز ہیں۔ ایک آتا ہے وہ آپ کے آئینہ اور کنگھی کے ساتھ الجھتا رہتا ہے۔ اور بالآخر اس میں اپنے سر کی میل اور جوئیں ڈال کر اپنی راہ لیتا ہے۔ دوسرا آتا ہے جھٹ آپ کی پرائیویٹ نوٹ بک اٹھا کر باوجود منع کرنے کے نہایت اطمینان سے مطالعہ کرنا شروع کر دیتا ہے۔ تیسرا آتا ہے اس کا کام صرف یہ ہے کہ آپ کی میز پر لگے ہوئے رسالے اٹھا کر ان پر بلاوجہ صرف اپنی "لیاقت" چھانٹنے کے لئے تنقید کرنا شروع کر دیتا ہے۔ کسی کی نظم کا وزن غلط قرار دیا۔ اور کسی کے عنوانِ موضوع کو کوسا اور کسی کے مضامین بار بار دیکھ کر اس کو چند بے نقط سنائیں۔

اب کیا آپ ان تمام باتوں کو دیکھ کر ایک نہایت دلچسپ "مزاحیہ" مضمون رقم نہیں کر سکتے۔ جس کا ہیڈنگ ہو۔ "مجھے میرے دوستوں سے بچاؤ"؟ صرف ضرورت اس بات کی ہے کہ آپ تمام باتوں کو اپنے ذہن میں محفوظ رکھیں اور ایک خاص نظریہ بنانے کی کوشش کرتے رہیں۔ جب آپ کی تھیوری پایہ تکمیل کو پہنچ جائے تو اس کو سادہ الفاظ میں منطقیانہ طور پر نہ کہ مبالغہ آمیز پیرایہ میں' اور ایج کے طور پر ضبط تحریر میں لے آئیں۔ اور کوئی وجہ نہیں کہ وہ شائع نہ ہو۔

"افسانے" لکھنے کا بھی یہی طریق ہے کہ آپ مختلف ذرائع سے سنی ہوئی کہانیوں کو ذہن میں رکھیں۔ پھر ان کو اپنے مشاہدات سے ملا کر ایک دلچسپ حیرت خیز رومان کی صورت میں لکھ دیں۔ البتہ اس صورت میں آپ کو دیگر زبانوں کا لٹریچر بھی بکثرت مطالعہ کرنا ہو گا تاکہ آپ کی زبان صیقل ہو۔ اور آپ کے خیالات اور آپ کی طرز تحریر میں جدت پیدا ہو۔

بعض لوگ سوچا کرتے ہیں کہ آخر کس موضوع پر لکھا جائے؟ اگر وہ اپنے تخیل کو وسیع کرنے کی طرف توجہ دیں۔ اور اپنے اندر "اجتماع خیالات" کی عادت ڈالیں۔ تو عنوان موضوع تلاش کرنا چنداں وقت طلب نہ ہو گا۔ بلکہ کچھ عرصہ بعد آپ کے دماغ میں اس قدر موضوعات آنے شروع ہو جائیں گے کہ آپ کے لئے یہ فیصلہ کرنا دشوار ہو جائے گا کہ پہلے کس موضوع پر خامہ فرسائی کی جائے۔

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلام مصطفےٰ تبسم

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل اور سائنس

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے قیام کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے 4 سال سے زائد عرصہ گذر چکا ہے۔ اس کے قیام سے تاریخ انسانی نے ایک نئی کروٹ لی ہے اور اس کا قیام جماعت احمدیہ عالمگیر کی تاریخ میں اہم ترین واقعہ ہے۔ الیکٹرانک میڈیا پر (دینی) علوم کی اشاعت اور (دین-) اور احمدیت کی رُوح پرور تعلیمات کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کی یہ پہلی کوشش ہے جس کی توفیق دولت مند حکومتوں کو نصیب نہیں ہوئی۔ قسامِ ازل نے یہ سعادت جماعت احمدیہ عالمگیر کے حق میں مقدر فرمائی تھی جس نے باوجود مالی وسائل کی کمی کے اپنے اولوالعزم اِمام کی راہنمائی میں یہ بارِ گراں اٹھایا۔

اللہ تعالیٰ غنی ہے۔ کسی کا محتاج نہیں بلکہ وسائل کا خالق اور مالک ہے اور اس لحاظ سے احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کا قیام ہستیٔ باری تعالیٰ پر ایک بہت بھاری دلیل بھی بن جاتا ہے۔ چند سال قبل جماعت احمدیہ کے لئے اس قسم کے مہنگے ادارے کا قیام و انتظام بالکل ہی ناممکنات میں سے تھا۔

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے

پس اسی ذات حق نے ایسے ایسے لوگوں کو پیدا فرما دیا جو بغیر مادی وسائل کی پرواہ کئے اس کام کو چلانے لگے۔ یہ اس کی چہرہ نمائی تو ہے کہ دنیا کے اور کسی بھی بڑے سے بڑے ادارے کے پاس اس تعداد میں رضاکار موجود نہیں جتنے اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم اور اِمام جماعت کی بابرکت دعاؤں کے طفیل احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پاس۔ نہ صرف یہ رضاکار اس ادارے کے لئے کام کرتے ہیں بلکہ ان کا اوڑھنا بچھونا ہی یہی ادارہ ہو چکا ہے۔ احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کا یہ نظارہ بے مثال و بے نظیر ہے کہ مرد اپنی ذاتی ضروریات سے اور امور کو سکیڑ کر' پس پُشت ڈال کر' عورتیں گھروں سے بے نیاز ہو کر اس ادارے کے لئے ہمہ وقت و ہمہ تن کوشاں ہیں۔ اور یہ ساری برکات اِمامت (-) کی ہیں جو آسمانی برکات کی صورت میں برس رہی ہیں۔

ہمارے پیارے اِمام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے 31۔ دسمبر 1993ء کے خطبہ فرمودہ روز ہل ماریشس میں وقف جدید کے نئے سال کے آغاز کے اعلان کے بعد فرمایا۔

"اب میں جماعت احمدیہ عالمگیر کو نئے سال کی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ماریشس کی سرزمین کی یہ خوش قسمتی ہے کہ آج اس مبارکباد کے ساتھ جو میں تاریخی تحفہ جماعت احمدیہ عالمگیر کی خدمت میں پیش کرنے والا ہوں اس اعلان کی سعادت اس سرزمین کو حاصل ہو رہی ہے اور وہ تاریخ تحفہ یہ ہے کہ جب ہم نے سیٹلائٹ کے ذریعہ سب دنیا سے رابطے کا آغاز کیا تو جمعہ کا ایک گھنٹہ یا کچھ زائد وقت یا کچھ جلسوں اور اجتماعات کے موقعہ پر ایک دو گھنٹے زائد ملا کرتے تھے۔ احباب جماعت عالمگیر کی طرف سے بار بار اس خواہش کا اظہار ہوتا تھا کہ آپ نے عادت ڈال دی ہے اب ایک ہفتہ انتظار نہیں ہوتا۔ کوشش کریں کہ خواہ کچھ بھی خرچ کرنا پڑے روزانہ یہ پروگرام جاری ہو۔ آج میں نئے سال کے تحفہ کے طور پر ماریشس کی سرزمین سے یہ اعلان کرتا ہوں کہ آئندہ سے ایشیا کے لئے جاپان سے لے کر افریقہ تک اور اس علاقے میں براعظم آسٹریلیا بھی شامل ہے۔ ہفتہ ایک گھنٹے کی بجائے ہفتہ میں ساتوں دن بارہ گھنٹے روزانہ پروگرام چلا کرے گا"

یہ ایک بہت بڑا قدم تھا جو اس زیادہ مادی وسائل نہ رکھنے والی جماعت کے پیارے اِمام نے اٹھایا۔ لیکن یہ وہ جماعت ہے کہ "جس کی سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں" ایک گھنٹے سے شروع ہونے والی نشریات خدا کے فضل و کرم سے اب بارہ گھنٹے کی ہو رہی تھیں۔

بالآخر وہ سہانا روحانی دن آ پہنچا جس کا انتظار تھا اور جس نے الیکٹرانک میڈیا میں ایک اعلیٰ مثال قائم کرنا تھی۔ 7۔ جنوری 1994ء کے خطبہ میں ہمارے محبوب امام نے خطبہ کا آغاز کرتے ہوئے کچھ یوں فرمایا۔

(سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے) کہ آج وہ جمعہ کا دن آیا جس کی بہت دیر سے دل میں تمنا تھی اور ایک مدت سے انتظار تھا کہ آج خدا کے فضل کے ساتھ انٹرنیشنل احمدیہ (-) ٹیلی ویژن کا باقاعدہ آغاز ہو رہا ہے۔ وہ جو جمعہ کا خطبہ پہلے ہر جمعہ کو سنایا جاتا تھا۔ وہ اگرچہ اسی ٹیلی ویژن کے ذریعے تھا لیکن یہ سروس روزمرّہ کے طور پر ابھی جاری نہیں ہوئی تھی۔ (سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے) کہ جو خوشخبری میں نے ماریشس کی سرزمین سے دی تھی آج انگلستان کی سرزمین سے یہ اعلان کرنے کی توفیق مل رہی ہے کہ آج سے باقاعدہ (-) ٹیلی ویژن احمدیہ کی روزانہ سروس کا آغاز ہو چکا ہے"

یہ وہ اعلان تھا جو روحانی دنیا میں الیکٹرونک میڈیا کے ذریعہ اہمیت کا حامل سنگِ میل ثابت ہوا۔ کیونکہ احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے ذریعے دنیا کی چکا چوند کے مقابلے میں جو پروگرام پیش کیے جانے والے تھے وہ عظیم روحانی مشن پر مبنی تھے۔ ایک ایسے مقصد کے لئے اس ادارے کو اللہ تعالیٰ نے قائم فرمایا جو دنیا کو تباہی کے گڑھے سے بچا کر اَبدی جنتوں کا وارث بنا دے۔ اور یہ وہ لامتناہی لذّت کا سلسلہ تھا کہ آگے بڑھنے پر مزید راہیں کُشادہ ہوتی نظر آتی تھیں اور آگے سے آگے بڑھنے کے لئے انسان کی کوشش میں اس کا ظرف ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔ احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے ذریعہ کلام الٰہی کو دنیا میں پھیلانا ہی اصل مقصد ہے جو احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے قیام کے شروع دن سے ہی حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے مدِ نظر تھا۔

یہ مبارک دن جمعہ (-) ثابت ہوا جبکہ ٹیلی ویژن کے ذریعے حضرت صاحب کا رابطہ ہر احمدی کے ساتھ ہو گیا۔ اور یہ رابطہ بارہ گھنٹے کا تھا۔ ان بارہ گھنٹے کے پروگرامز میں حضرت صاحب کا پروگرام بات چیت جو کہ جلد ہی ملاقات میں تبدیل ہو گیا' کے علاوہ تلاوتِ کلام الٰہی' ترجمہ کلامِ الٰہی' ہومیو پیتھک کلاس' خُطبات جمعہ' درسِ کلامِ الٰہی' سوال و جواب کی مجالس' اُردو زبان سکھانے کا پروگرام اور ان کے تراجم علاوہ ازیں دوسرے پروگراموں میں بچوں کے عید ملن پروگرام' نظمیں' علماء سلسلہ کی تقاریر' درسِ حدیث' نوجوانوں کے پروگرام' ہماری کائنات' ہُوا میں تیرے فضلوں کا منادی' روشن ستارے' بجرے مچھل وغیرہ وغیرہ بہت سے پروگرام دکھائے جاتے رہے اور ایک بہت ہی اہم پروگرام لقاء مع العرب یعنی عرب دوستوں کے ساتھ ملاقات بھی شروع ہوا۔

ابھی تک پروگرام زیادہ تر اُردو' انگریزی اور عربی زبانوں میں ہو رہے ہیں۔ اور ان کے تراجم ترکی' فرانسیسی' جرمن' بنگلہ اور روسی زبانوں میں ہو رہے ہیں۔ چونکہ جماعت کا مقصد دنیا کی تمام اقوام تک دین اور احمدیت کا پیغام پہنچانا ہے اس لئے بارہ گھنٹے کا وقت بہت کم تھا۔ حضرت صاحب کی کوشش تھی کہ یہ پروگرام بارہ گھنٹوں سے نکل کر 24 گھنٹوں پر محیط ہو جائیں۔ حضرت صاحب کی بابرکت دعاؤں اور مسلسل توجہ سے یہ نشریات 24 گھنٹوں کے لئے شروع کی جا چکی ہیں۔ یکم اپریل 1996ء بروز سوموار سے۔ براعظم یُورپ' براعظم امریکہ اور کینیڈا کے لئے اور 26۔ اپریل 1996ء بروز جمعہ سے یہ نشریات ایشیا کے لئے بھی 24 گھنٹوں کے دورانئے کے لئے شروع کر دی گئیں اور جولائی 1996ء سے ان نشریات کا دائرہ بفضلہٖ تعالیٰ گلوبل بیم کے اجراء سے تمام عالم پر محیط ہو گیا۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ جماعت کے جملہ افراد اس روحانی مائدہ سے پُورا پُورا فائدہ اٹھائیں اور (-) کے سارے فتنوں سے اپنے آپ کو اور اپنی آئندہ نسل کو بچانے کے لئے اس عافیت کے حصار میں پناہ لیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

(اگلی مرتبہ یہ کالم سیٹلائٹ سسٹم کا تعارف' سیٹلائٹ نشریات کی وصولی اور براڈ کاسٹنگ کا طریق کار اور مصنوعی سیاروں کے متعلق ہو گا)

○○○

شیخ عبدالرشید شرما شکار پور سندھ

اظہار تشکر و درخواست دعا

مکرم شیخ عبدالرشید شرما صاحب امیر جماعت ضلع سکھر تحریر فرماتے ہیں۔

مکرم و محترم جناب نسیم سیفی صاحب!

اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و سلامتی کے ساتھ مزید خدمت دین کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین۔

امید ہے کہ آپ بمعہ دیگر کارکنان الفضل خیریت سے ہوں گے۔ میرے پیارے بیٹے عزیزم مظفر احمد شرما کی راہ مولا میں جان قربان کرنے کی خبر آپ نے جس خلوص کے ساتھ شائع فرمائی اور اس کے بعد جس پیار و محبت کے ساتھ ہمارے خاندان کا اپنے کالم میں اظہار فرمایا اس کے لئے خاکسار آپ کا بے حد ممنون احسان ہے اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

ایک مضمون بعنوان "اظہار تشکر و درخواست دعا" خاکسار نے الفضل میں شائع کروانے کے لئے تحریر کیا ہے۔ براہ مہربانی اس مضمون کو کسی بھی شمارہ میں مناسب جگہ پر شائع فرما دیں خاکسار آپ کا ممنون رہے گا۔ اس مضمون میں آپ حالات کے مطابق مناسب تبدیلی کر سکتے ہیں۔ اللہ آپ کو احسن جزا دے۔ دیگر کارکنان کی خدمت میں بھی سلام و درخواست دعا تحریر ہے۔

میرے پیارے بیٹے عزیزم مظفر احمد شرما (راہ مولا میں جان فدا کرنے والے) ایڈووکیٹ آف شکار پور سندھ کی وفات کے موقع پر اندرون و بیرون ملک بہت کثرت سے عزیز و اقارب و دیگر احباب جماعت نے بذریعہ ٹیلی فون' تار اور خطوط میرے اور مظفر شرما کی بیوہ کے ساتھ اظہار تعزیت کیا ہے۔ اسی طرح کثرت کے ساتھ احباب اور خواتین خود بھی گھر تشریف لائے اور اس موقع پر ہمارے غم میں شریک ہوئے جو کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اخوت و محبت کی تعلیم کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ ہمارے ان بھائیوں اور بہنوں کی طرف سے اور سب سے بڑھ کر ہمارے دل و جان سے پیارے امام کی طرف سے اپنے خطبہ مورخہ 97-12-19 میں بے انتہا پیار و محبت اور ہمدردی کے ان جذبات کا اظہار ہمارے لئے بے حد تسلی و ڈھارس کا موجب ہوا ہے۔

خاکسار کے لئے پیغامات اور خطوط کی کثرت کے باعث فرداً فرداً جواب دینا ناممکن ہے لہٰذا الفضل کے ذریعہ میں اپنی طرف سے' اپنے بچوں اور راہ مولا میں جان قربان کرنے والے کی بیوہ کی طرف سے تمام بھائیوں اور بہنوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ نیز جملہ احباب جماعت' بزرگان سلسلہ و افراد خاندان مبارکہ کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کڑی آزمائش پر صبر و ہمت کے ساتھ ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا فرمائے مظفر شرما کے بیوی بچوں کا حافظ و ناصر ہو اور ہمارے خاندان اور جماعت کو اس قربانی کے عظیم ثمرات کا حقیقی وارث بنائے۔ آمین۔

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

سعودی عرب کا امریکہ کو انکار

دور حاضر کی سیاست میں سعودی عرب کو امریکہ کا ایک نہایت قابل اعتماد حلیف سمجھا جاتا ہے۔ لیکن جب معاملہ اپنی ذات کا آپڑے تو پھر فیصلے بدل بھی جاتے ہیں۔ یہ بات اس وقت سامنے آئی ہے جب سعودی عرب نے عراق پر مجوزہ حملے کے لئے امریکہ کو اپنے اڈے دینے سے انکار کر دیا ہے۔

امریکہ کے وزیر دفاع مسٹر ولیم کوہن نے بتایا ہے کہ امریکہ عراق پر حملے کے لئے سعودی عرب کے ہوائی اڈے استعمال کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا۔ جدہ میں صحافیوں سے باتیں کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ امریکہ نے سعودی عرب سے اڈے استعمال کرنے کی درخواست نہیں کی اور نہ ہی اس طرح کی کسی درخواست کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ہم چند دنوں میں اپنی فوجی قوت ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچا سکتے ہیں۔

جنگی حکمت عملی کے نکتہ نظر سے عراق پر حملے کے لئے سعودی عرب کی بنیادی اہمیت ہے لیکن سعودی عرب نے گزشتہ روز امریکہ کو اپنے اڈے استعمال کرنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا تھا۔ اور اس انکار کے بعد اتحادی ممالک کو عراق پر حملے کے لئے فضائیہ کی بجائے کروز میزائلوں پر انحصار کرنا پڑے گا۔ سعودی عرب میں امریکہ کے 50 لڑاکا طیارے موجود ہیں۔ اور خیال ہے کہ جنگ کی صورت میں یہ تمام طیارے کسی اور ملک میں پہنچادئے جائیں گے۔

دریں اثناء صدر کلنٹن نے کینیڈا، ہالینڈ اور آسٹریلیا کے رہنماؤں سے فون پر بات چیت کی ہے۔ دوسری جانب عرب لیگ کے چیف عصمت عبدالمجید نے کہا ہے کہ صدر صدام دو ماہ کے لئے 68 مشتبہ مقامات کے معائنے پر تیار ہیں۔ بغداد سے ایک اور بیان میں عراقی وزیر دفاع نے کہا ہے کہ ان کا ملک امریکی حملے کا جواب دینے کے لئے تیار ہے۔

کینیڈا نے امریکہ کی حمایت کی ہے۔ جبکہ عراق کے صدر صدام حسین نے امریکی معائنہ کاروں کے مسئلہ پر اپنے موقف سے دستبردار ہونے سے انکار کر دیا ہے۔

صدام کی جاسوسی لندن میں مقیم عراقی نیشنل کانگریس کی ایگزیکٹو کونسل کے صدر ڈاکٹر احمد چلابی نے انکشاف کیا ہے کہ عراقی نیشنل کانگرس میں سی آئی اے اور دوسری ایجنسیوں کے ایجنٹ موجود تھے۔ جاسوسی کے عوض انہیں خطیر رقم ملتی تھی۔ لندن آبزرور کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ امریکہ اور یورپی طاقتوں کے منظور نظر عراق کے جمہوریت پسند رہنما نے بتایا کہ سی آئی اے جاسوسی کے لئے عراقی نیشنل کانگرس میں 50 لاکھ ڈالر تقسیم کر چکی ہے۔ تاہم ان کی طرف سے یورپی طاقتوں پر تنقید کے بعد 1996ء میں یہ رقم بند کر دی گئی ہے۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ امریکی حکومت کو عراق کی فوج اور ریلوے میں اپنے ایجنٹوں کے ذریعے کویت پر حملے کا پیشگی علم بھی ہو چکا تھا۔ ڈاکٹر چلابی نے امریکہ اور مغربی ممالک پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ یہ طاقتیں عراق میں جمہوریت نہیں چاہتیں۔ بلکہ صدام حسین کی جگہ ایک معتدل سنی لیڈر کی متلاشی ہیں۔ جو عراق کی وحدت کو قائم رکھتے ہوئے امریکی اور یورپی تیل کمپنیوں کے مفادات کا تحفظ کر سکے۔ انہوں نے افسوس کا اظہار کیا کہ امریکہ مغربی طاقتوں سے مل کر سینکڑوں معصوم عراقیوں کو مارنا چاہتا ہے۔

بقیہ صفحہ 4

تخیل وسیع کرنے کے دو طریق ہیں:۔

1۔ مطالعہ کتب واخبار بینی
2۔ مشاہدات و محققانہ مطالعہ قدرت

مطالعہ کتب اشد ضروری ہے۔ کیونکہ جب تک آپ کو ہر علم کے متعلق بنیادی واقفیت نہ ہو۔ اس وقت تک آپ کوئی اخبار نہیں سمجھ سکتے۔ اور نہ کوئی مضمون لکھ سکتے ہیں۔ مثلاً اگر اخبار میں ہر روز لیگ آف نیشنز کا ذکر آتا ہے۔ تو جب تک آپ نے کوئی کتاب لیگ آف نیشنز کی تشکیل اور اس کے قواعد و ضوابط پر نہ پڑھی ہو۔ اس وقت تک وہ خبر آپ کو کیسے سمجھ آسکتی ہے۔ اسی طرح جاپان کی چین اور روس سے آویزش سمجھنے کے لئے ان ممالک کے حالات جاننا ضروری ہے۔

پس اپنے علم کے پختہ کرنے کے لئے اور ہر واقعہ پر اپنی ذاتی رائے قائم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ ہر علم کی کتابیں پڑھیں۔

انسان کو چاہئے کہ ایک دو علوم میں اسے مہارت تامہ حاصل ہو۔ اور دوسرے علوم کے متعلق تھوڑی بہت واقفیت ضرور ہو۔ مثلاً اگر آپ کو تاریخ خوب آتی ہے تو چاہئے کہ اس کے ساتھ آپ سیاسیات اور اقتصادیات کا بھی مطالعہ کریں۔ پھر سائنس وغیرہ کے متعلق بھی تھوڑی بہت واقفیت ضرور رکھیں۔ اس کے بغیر علم کامل نہیں ہوتا۔

افسوس ہے۔ بوجہ قلت گنجائش میں ان تمام باتوں پر بالتفصیل تبصرہ نہیں کر سکتا۔ جو اخبار بینی اور مطالعہ کتب میں مدنظر رکھنی چاہئیں۔ لیکن مختصر طور پر ان کا تجزیہ مندرجہ ذیل ہے۔

(1)۔ سوچ سمجھ کر پڑھا جائے اور مصنف کے مفہوم کو اپنے اندر جذب کر لینے کی کوشش کی جائے۔
(2)۔ محاورات اور الفاظ کو قریباً حفظ کر لیا جائے۔ اگر اپنے حافظہ پر یقین نہ ہو تو نوٹ بک ساتھ رکھی جائے۔
(3)۔ مصنف کی بات پڑھنے سے قبل اپنی رائے کا جائزہ لے لیا جائے۔ تاکہ بعد میں موازنہ ہو سکے۔
(4)۔ زیادہ تر علمی مضامین پڑھنے چاہئیں۔
(5)۔ ہر موضوع پر مضامین پڑھنے کی عادت ڈالنی چاہئے۔
(6)۔ سوچنا چاہئے کہ مصنف نے ایسی بات کیوں لکھ لی؟ ہم کیوں نہیں لکھ سکتے؟
(7)۔ ہر مسئلہ پر اپنی ذاتی رائے قائم کرنی چاہئے۔ بشرطیکہ وہ معقول ہو۔

مشاہدہ و ملاحظہ اس کے بعد میں تخیل کو بڑھانے کا دوسرا طریق لیتا ہوں۔ یعنی مطالعہ قدرت و مشاہدات۔

چاہئے کہ ہر بات اور ہر حرکت پر غور و فکر کرنے کی عادت ڈالی جائے۔ اور کسی نظریہ کی تکمیل میں مصروف رہا جائے۔ مثلاً آپ لوگوں کے چہرہ پر ہی اکثر نگاہ رکھیں۔ اور مختلف قسم کی تبسم مطالعہ کرتے رہیں۔ حتیٰ کہ ایک دن آپ "فلسفہ خنداں" یا "اقسام خنداں" پر ایک محققانہ مضمون سپرد قلم کر سکیں۔

اسی طرح آپ انسانی چال کا ہی مشاہدہ کر سکتے ہیں اور مختلف چالیں مطالعہ کر کے بالآخر ایک مضمون لکھ سکتے ہیں۔ اسی طرح ارد گرد کے واقعات سے پوری خبر رکھنی چاہئے۔ اور ان میں دلچسپی کا اظہار کرنا چاہئے۔ تاکہ آپ کی معلومات میں اضافہ ہوتا رہے اور آپ کا تخیل بڑھے۔

میں مندرجہ بالا بات کی وضاحت کے لئے دو مثالیں دیتا ہوں جو اس مضمون پر غور و فکر کرنے کے دوران میں میں نے مطالعہ کی ہیں ایک تو دسمبر 1936ء کے "نگار" میں ایک مضمون شائع ہوا ہے "قسم" پر جو ہر مضمون نگار کی شمع راہ بن سکتا ہے۔ قابل مضمون نگار نے مختلف ادوار میں جو طریق قسم کھانے کے مروج تھے۔ یا اب جو مختلف ممالک میں مروج ہیں نہایت عمدگی کے ساتھ بیان کئے ہیں۔ اب اس مضمون میں بہترین خوبی یہی ہے کہ مضمون نویس نے تاریخ اور حالات ملک کے مطالعہ کے دوران میں طریق قسم پر نگاہ رکھی۔ درآں حالیکہ دیگر لوگ اس کو صرف ایک معمولی بات سمجھ کر نظر انداز کرتے رہے ہوں گے۔ حتی کہ اس کو اسقدر وسیع معلومات ہو گئیں کہ وہ اس پر ایک اعلیٰ درجہ کا مضمون لکھ سکا۔ اسی طرح "ساقی" کے سالنامہ 1937ء میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ "ہماری گلی" اس میں بھی مضمون نگار کئی برس تک اپنی گلی کے لوگوں اور وہاں کے روزمرہ کے حالات کا بغور مشاہدہ کرتا رہا حتی کہ ایک دن نہایت دلچسپ مضمون اس موضوع پر رقم کر سکا۔

تو میرا مطلب یہ ہے کہ ہر شخص مختلف واقعات پر نگاہ رکھے۔ اور اپنے دماغ میں ان کے متعلق اپنے خیالات کی کڑیاں مضبوط کرتا رہے تو کوئی وجہ نہیں کہ ہر روز نت نئے عنوانات اس کو نہ سوجھیں۔ حتیٰ کہ جب آپ رات کے وقت صحن میں یا مکان کی چھت پر سوئیں۔ اور آپ ستاروں کی طرف دیکھیں۔ تو صرف ان کو دیکھ ہی نہ چھوڑیں۔ بلکہ ان کے متعلق اپنے خیالات منضبط کرنا شروع کر دیں۔ مثلاً سوچیں اگر ہم "ستاروں کی روشنی" پر ایک مضمون لکھنا چاہیں۔ تو کیا لکھیں گے؟ کچھ دن غور و خوض کے بعد آپ کے دماغ میں اس کے متعلق اس قدر خیالات جمع ہو جائیں گے کہ آپ محسوس کریں گے کہ آپ اس موضوع پر بہت کچھ لکھ سکتے ہیں۔ مثلاً آپ ستاروں کی ظلمت زا اور پرسکون روشنی کے متعلق ذکر کر سکتے ہیں۔ کہ وہ طبیعت پر کیا اثر ڈالتی ہے۔ پھر اس کا مہرو ماہ کی روشنی کے ساتھ موازنہ کیا جا سکتا ہے۔ پانی کی لہروں اور اس میں لرزش اور تھرکنے پر ایک رنگین شاعرانہ مضمون لکھا جا سکتا ہے صرف ضرورت اس بات کی ہے کہ تمام ان یادداشتوں کو بروئے کار لایا جائے جو ہمارے دماغ کے کسی عقبی گوشہ میں محفوظ ہیں۔ اور ہر چیز پر غور و فکر کی عادت ڈالی جائے۔

مضامین کا خاکہ ایک مبتدی کے لئے مضمون لکھنے سے قبل ضروری ہے کہ تمام ان مناسب وغیر مناسب باتوں کو صفحہ قرطاس پر لکھ لیا جائے۔ جو اس وقت ذہن میں مستحضر ہو سکیں۔ بعد میں ان کو کانٹ چھانٹ کر مضمون کا ایک مجمل ڈھانچہ تیار کیا جا سکتا ہے جس پر ساری عمارت کی بنیاد ہو گی۔

یہ اس لئے تاکہ خیالات منطقیانہ رنگ میں ڈوبے ہوئے ہوں اور وہ کسی غور و فکر سے تہی دماغ کا پرتو نہ ہوں یہ صرف مشق کے لئے ہے۔ ورنہ بعد میں اس قدر قابلیت پیدا ہو جاتی ہے کہ بغیر ڈھانچہ تیار کئے انسان بے تکان لکھتا چلا جاتا ہے۔ صرف دماغ میں ہی ایک عام خاکہ تیار کرنا کافی ہوتا ہے۔

فرض کیجئے آپ کو کہا گیا ہے کہ "ریلوں کے نفع نقصان" پر ایک مضمون لکھو بجائے اس کے کہ شروع کر یا جائے۔ "پہلے بیلوں والی گاڑی استعمال ہوتی تھی۔ جس سے سفر جلدی نہیں ہوتا تھا۔ پھر ڈاکو لوٹ لیتے تھے اب مہینوں کا سفر ہفتوں میں اور ہفتوں کا دنوں میں۔ اور دنوں کا گھنٹوں میں اور گھنٹوں کا منٹوں میں طے ہو جاتا ہے۔"

اور اسی کو بار بار دہرا کر مضمون ختم کر دیا جائے۔ چاہئے کہ اس موضوع پر خوب غور و خوض کیا جائے۔ اور مثلاً اس طرح پر خیالات کا ڈھانچہ تیار کر لیا جائے۔

ریلوے کے فائدے (1) سیاسی (2) معاشرتی (3) اقتصادی (4) مذہبی۔

سیاسی یہ کہ پہلے ہندوستان مختلف حصوں میں منقسم تھا اب اتحاد اور یگانگت پیدا ہو گئی ہے۔ اگر کسی حصہ میں بغاوت ہو جائے تو سرکوبی کے لئے فوراً فوجیں بھیجی جا سکتی ہیں۔

معاشرتی یہ کہ مجلسی تعصب دور ہوتا جارہا ہے اقتصادی یہ کہ غلہ کی نقل و حرکت آسان ہو گئی ہے اور قحط کا احتمال کم ہو گیا ہے۔

مذہبی یہ کہ حج اور یاترا وغیرہ میں آسانی پیدا ہو گئی ہے لوگوں کو تبادلہ خیالات کا موقع میسر آگیا ہے۔ اس لئے وہ پرانے تعصبات جو جہلا کی گھٹی میں پڑے ہوئے تھے ناپید ہو رہے ہیں اب اگر ان خیالات کو پھیلایا جائے تو ایک Thesis یعنی بسیط مضمون تیار ہو سکتا ہے۔

اسی طرح نقصانوں کے لئے بجائے اس کے کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ لکھا جائے کہ "کبھی کبھی ٹکریں ہو جاتی ہیں۔ جس سے جانی و مالی نقصان ہوتا ہے" اگر ذیل کے خیالات پر بحث کی جائے۔ تو ذہانت طبع اور فہم و فراست کی وسعت کا ثبوت ملے گا۔

(1) ریلوے سے سیلاب بڑھ گئے ہیں۔ بنگال کی مثال

(2) روپیہ کے لالچ میں کسان اپنی ساری پیداوار بیچ دیتے ہیں۔ جس سے ان کا معیار زندگی کم ہو گیا ہے۔ اور یہ بات قومی مفاد کے منافی ہے۔

آپ دیکھیں گے کہ پہلا انداز بیان کتنا بھونڈا اور سطحی ہے۔ لیکن موخر الذکر کس قدر وسعت خیال اور کتنے تبحر علمی پر دلالت کر رہا ہے۔ اس لئے میں نے کہا ہے کہ اعلیٰ مضامین لکھنے کے لئے اول تو بہترین علمی کتب پڑھنی چاہئیں اور دوسرے ہر بات پر اجتماع خیالات کی عادت ڈالنی چاہئے۔ اگر یہ دونوں باتیں کوئی شخص نہ کر سکے تو اس کو مضمون نگاری کا خیال چھوڑ دینا چاہئے اس کے لئے دیگر پیشے دنیا میں قسمت آزمائی کے لئے بہت ہیں۔

طرز نگارش اب میں مختصر طور پر سٹائل یعنی طرز نگارش کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔

طرز نگارش کا مطلب یہ ہے کہ وہ طریق جس سے انشاپرداز یا مضمون نویس اپنے خیالات کا اظہار کرتا ہے۔ یہ طریق چونکہ ہر شخص کے بارہ میں مختلف ہوتا ہے۔ اس لئے کوئی خاص قواعد و ضوابط اس بارے میں تدوین نہیں کئے جا سکتے۔ لیکن بالعموم سلیس زبان استعمال کرنی چاہئے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ الفاظ ضرور ہی سادہ ہوں اور اس طرح سے اصل مفہوم ادا نہ ہو سکے بلکہ وہ کم از کم موقع و محل کے مطابق صحیح اور مناسب ہونے چاہئیں۔

بعض لوگ الفاظ کی نمائش کچھ اس طریق سے کرنا چاہتے ہیں کہ اصل مفہوم بالکل زائل ہو جاتا ہے۔ اور قاری کی تمام تر توجہ مضمون سے ہٹ کر ان کے رنگین اور دقیق الفاظ کی طرف مبذول ہو جاتی ہے۔

پس اپنی طرز تحریر اس طور کی بنانی چاہئے کہ اس میں تصنع یا بناوٹ نام کو نہ ہو۔ اور آپ کو الفاظ ڈھونڈنے کی خاطر لغات کی صفحہ گردانی نہ کرنی پڑے بلکہ اس قدر سادگی ہو کہ جوں جوں آپ کا قلم صفحہ قرطاس پر چلے الفاظ خود بخود نہایت بے تکلفی سے ڈھلتے چلے جائیں۔

درحقیقت جو لوگ اردو میں عربی اور فارسی کی تلمیحات اور انگریزی میں یونان کے علم الاصنام کے اشارات ٹھونسنا چاہتے ہیں ان کا اپنے مضمون کی نسبت علم نہایت کم ہوتا ہے۔ اور وہ اپنی کم مائیگی کو چھپانے کی خاطر بڑے بڑے الفاظ کا استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ پس اگر کوئی شخص مشکل پسند ہے۔ تو آپ کو صاف طور پر سمجھ لینا چاہئے کہ اس کی علمیت نہایت محدود ہے اور وہ الفاظ کے گورکھ دھندہ میں آپ کو فریب دینا چاہتا ہے۔

جدت سب سے آخر یہ یاد رکھنا چاہئے۔ کہ مضمون کہیں سے نقل شدہ نہ ہو۔ بلکہ خود سوچ بچار کر لکھا جائے۔ البتہ کسی موضوع پر کسی خاص مضمون نویس کے خیالات مطالعہ کر لینا گناہ نہیں۔ بشرطیکہ آپ اس پر اپنی رائے کا اظہار کرنا چاہیں یا اس کو اپنے الفاظ میں لکھیں نہ کہ اس کو الف سے لے کر ی تک نقل کر لیں۔ ارسطو کا قول ہے کہ "ایک جدت آفرینی کروڑ مستعار خیالوں سے بہتر ہے۔"

○○○

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

ہفتہ 14- فروری 1998ء

12-30 رات۔ جرمن سروس
1-35 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات۔
2-15 طبی معاملات۔ از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب فرسٹ ایڈ
2-45 خطبہ۔ 98-2-13
3-50 فرانسیسی پروگرام۔
5-05 تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت صاحب سے۔
6-25 لقاء مع العرب 98-2-10
7-30 احمدیہ ٹیلی ویژن یو۔ ایس۔ اے پروڈکشن۔
8-00 اردو کلاس۔
9-05 کمپیوٹرز سب کے لئے۔
9-40 فرانسیسی پروگرام۔
11-05 تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں۔
11-50 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت صاحب سے۔
12-25 سرائیکی پروگرام۔ سیرت
1-30 طبی معاملات۔ از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب فرسٹ ایڈ۔
1-45 لقاء مع العرب۔
3-00 اردو کلاس۔
4-00 ڈاکومنٹری۔ سندھ کے آثار قدیمہ۔
5-05 تلاوت۔ خبریں۔
5-30 سویڈش زبان سیکھئے۔
5-50 انڈونیشین پروگرام
7-00 بنگالی پروگرام۔
8-00 بچوں کی ملاقات۔ حضرت صاحب کے ساتھ۔
9-00 لقاء مع العرب۔
10-00 عربی پروگرام۔
11-05 تلاوت۔ درس ملفوظات
11-30 اردو کلاس۔

اتوار 15- فروری 1998ء

12-30 رات۔ جرمن پروگرام۔
1-30 آپ کا خط ملا۔
2-00 مجلس سوال و جواب۔ محمود ہال 95-8-8
3-25 بچوں کی ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ۔
4-25 سویڈش زبان سیکھئے۔
5-05 تلاوت۔ سیرت۔ خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔ ورائٹی۔
6-00 لقاء مع العرب۔
7-00 کینیڈین ہورائزن۔ مختلف پروگرام۔
8-00 اردو کلاس۔
9-00 سویڈیش زبان سیکھئے۔
10-00 بچوں کی ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ۔
11-05 تلاوت۔ خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ ورائٹی۔
12-05 خطبہ 98-2-13
1-05 مجلس سوال و جواب محمود ہال 95-8-8
2-35 لقاء مع العرب۔
3-00 اردو کلاس۔
4-00 آپ کا خط ملا۔
5-05 تلاوت۔ خبریں۔
5-30 چینی زبان سیکھئے۔
6-00 انڈونیشین پروگرام۔
7-00 بنگالی پروگرام۔
8-00 ملاقات حضرت صاحب انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ۔
9-00 لقاء مع العرب۔
10-00 افریقن پروگرام۔
11-05 تلاوت۔ سیرت۔ خبریں۔
11-25 اردو کلاس۔

پیر 16- فروری 1998ء

12-30 رات۔ جرمن سروس
1-30 چلڈرنز کارنر
1-50 سویڈش ڈیسک۔
2-25 کوئز(-) اصول کی فلاسفی۔
3-00 درس کلام الٰہی۔
4-25 چینی زبان سیکھئے۔
5-05 تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔
6-05 لقاء مع العرب۔
7-10 آپ کا خط ملا۔
8-15 اردو کلاس۔
9-20 چینی زبان سیکھئے۔
10-00 ملاقات حضرت صاحب انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ۔
11-05 تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔
12-00 درس کلام الٰہی۔
1-30 کوئز(-) اصول کی فلاسفی۔
2-00 لقاء مع العرب۔
3-00 اردو کلاس۔
4-00 سپورٹس۔ کبڈی فائنل گوجرانوالہ بمقابلہ ربوہ۔
5-05 تلاوت۔ خبریں۔
5-30 نارویجین زبان سیکھئے۔
6-00 انڈونیشین پروگرام۔
7-00 بنگالی پروگرام۔
8-00 ہومیوپیتھی کلاس۔
9-00 لقاء مع العرب۔
10-00 ترکی پروگرام۔
11-05 تلاوت۔ درس ملفوظات
11-30 اردو کلاس۔

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَالنَّاصِر
کراچی میں اعلیٰ زیورات
خریدنے کے لئے آپ کا
شوروم
نیو الرّحیم جیولرز
خورشید مارکیٹ حیدری۔ کراچی
فون 3442 - 664 - 664-0231
فیکس 6643299 (21 - 92)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 13 فروری-1998ء
درجہ حرارت کم از کم 14 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 24 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ ہم چین کے ساتھ مل کر اقتصادی چیلنج سے نمٹیں گے۔ دونوں ملکوں کے سرمایہ کار مشترکہ منصوبوں میں سرمایہ کاری کریں گے جس سے سیاسی رشتے مزید مستحکم ہوں گے چین کئی سال سے اقتصادی ترقی کی راہ پر گامزن ہے ہم بھی غربت کا خاتمہ کریں گے۔ یہ باتیں انہوں نے بیجنگ میں سرمایہ کاری کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہیں انہوں نے مزید کہا کہ ہم نے پلانٹ مشینری کی در آمد پر ڈیوٹی ختم کر دی ہے۔ سیلز ٹیکس 18 سے کم کرکے 12 فی صد کر دیا ہے۔ صرف کرنسی، سکہ سازی، سیکورٹی پرنٹنگ، آرمز اور ایمونیشن، دھماکہ خیز مادے، ریڈیائی تابکاری اور الکوحل کی تیاری پر پابندی ہے۔ انہوں نے کانفرنس سے کہا کہ آیئے نیا سال انصاف اور مساوات پر مبنی مشترکہ تصویر پر عملدر آمد کے ارادے سے شروع کریں اور اجتماعی کوششوں سے نئے دور میں داخل ہوں۔

○ وزیر اعلیٰ بلوچستان کے ساتھ جھگڑنے والے جمہوری وطن پارٹی کے تینوں وزراء کو گورنر نے برطرف کر دیا ہے۔ برطرف وزراء میں نوابزادہ سلیم اکبر بگتی، علی محمد اور سردار چکر خان ڈومکی شامل ہیں۔ ان کی برطرفی سے پہلے ہی وزیر اعلیٰ نے ان سے محکمے واپس لے لئے تھے۔ یہ سب وزراء جمہوری وطن پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔

○ عوامی نیشنل پارٹی کے سربراہ خان عبد الولی خان نے کہا ہے کہ پنجاب کے سوا کسی صوبے نے نواز شریف کو حکمرانی کا حق نہیں دیا۔ ہمیں یہ اصول ماننے پر آمادہ کیا جا رہا ہے کہ پنجاب کے لئے الگ باقی صوبوں کے لئے الگ آئین ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ صوبائی خود مختاری پر حملہ ہوا تو ہم وزارتیں چھوڑ دیں گے۔ اسمبلی قرارداد کے بعد صوبے کے نام کا مسئلہ حل ہو چکا۔ اب مسئلہ صوبائی خود مختاری کا ہے۔ پنجاب یہ بتائے کہ اسے یہ قرارداد منظور ہے یا نہیں۔

○ جنوبی افریقہ میں ہوٹل کے باہر پاکستانی کرکٹ ٹیم پر تین رہزنوں نے چاقوؤں سے حملہ کر دیا۔ جس سے فاسٹ باولر محمد اکرم اور شہرہ آفاق آف سپنر ثقلین مشتاق زخمی ہو گئے۔ محمد اکرم کے دائیں طرف ہاتھ پر گہرا زخم اور پسلیوں پر شدید چوٹ آئی۔ ثقلین بھی زخمی ہوئے ہیں۔ پاکستانی ٹیم کے کپتان راشد لطیف نے کہا ہے کہ بطور کپتان میری پہلی ذمہ داری یہ ہے کہ ان کے تحفظ اور سلامتی کو یقینی بناؤں انہوں نے کہا کہ اگر باؤلر فٹ نہ ہوئے تو آج شروع ہونے والے ٹیسٹ کے لئے میدان میں اپنی ٹیم نہیں اتاروں گا۔

○ عراق بحران کے سلسلے میں سلامتی کونسل کے مستقل ارکان سفارتی کوششیں جاری رکھنے پر متفق ہو گئے ہیں یہ اعلان اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے امریکہ روس چین برطانیہ اور فرانس کے سفیروں سے ملاقات کے بعد کیا۔ بحران کے حل کے سلسلے میں نئی تجاویز پر غور کیا جائے گا۔ اسی سلسلے میں کویت سعودی عرب متحدہ امارات قطر عمان اور بحرین کے وزراء خارجہ نے بھی بحران کے سفارتی حل کی سفارش کی ہے۔ روس کے نائب وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ روس امریکہ اور عراق کے درمیان جاری کشمکش کا پرامن حل چاہتا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ امریکی وزیر دفاع عراقی بحران پر بات چیت کے لئے ماسکو پہنچ گئے ہیں۔

○ امریکہ کے معروف ہفت روزہ نیوز ویک نے اپنے تازہ شمارے میں لکھا ہے کہ امریکہ عراق کے خلاف سوتن کا کردار ادا کر رہا ہے حالانکہ اسے اسرائیل اور عراق دونوں کے لئے یکساں پالیسیاں اختیار کرکے دونوں کو سزا دینی چاہئے۔ امریکہ کے لئے بہتر ہے کہ وہ اپنی منافقانہ پالیسیاں ترک کر دے۔ اسرائیل کی سرپرستی اسے آخر کار مہنگی پڑے گی۔ ہفت روزہ نے مزید لکھا ہے کہ امریکہ کا پیمانہ انصاف کے تقاضوں کے بالکل برعکس ہے ایک ہی قسم کے جرائم پر امریکہ کا ردعمل عراق کے خلاف کچھ اور ہوتا ہے اور اسرائیل کے خلاف کچھ اور۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس احسان الحق چوہدری نے سوئس بنیک اکاؤنٹس کے کیس میں سابق وزیراعظم بے نظیر بھٹو کے عدالت میں پیشی نہ ہونے پر 26۔ فروری کو دوبارہ طلب کر لیا ہے۔ عدالت میں ان کا کوئی وکیل بھی حاضر نہ ہوا۔ عدالت نے اکاؤنٹس کے استعمال پر پابندی میں بھی توسیع کرنے کا حکم جاری کیا۔

○ وزارت داخلہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ ممنوعہ بور و غیر ممنوعہ بور کے لائسنس منسوخ نہیں کئے گئے بلکہ ان کی رجسٹریشن کے بارے میں طریق کار طے کیا گیا ہے۔ صرف تمام اسلحہ لائسنس ہولڈروں کو یکم مارچ تک ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو رپورٹ کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

○ وفاقی وزیر خزانہ سرتاج عزیز نے چین کے اقتصادی لیڈروں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہماری اقتصادی پالیسیوں کا مقصد میڈیم ٹرم ڈویلپمنٹ ہے۔ لیکن جلد ہی انقلابی اصلاحات نافذ کی جائیں گی۔ لیبر قوانین میں ترامیم ہو گی اور نجی شعبے میں حائل رکاوٹیں دور کر دی جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ ہماری اقتصادی پالیسی لبرل ہے۔ مشرق بعید کے مالی بحران کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاکستان اس سے متاثر نہیں ہوا کیونکہ ہمارا اقتصادی سسٹم لیک پروف ہے۔

○ صدر مملکت محمد رفیق تارڑ نے کہا ہے کہ فرقہ واریت کے مقابلے کے لئے قومی اتحاد کی ضرورت ہے۔

○ سوڈان کے نائب صدر اور کئی دوسرے سرکاری عہدیدار طیارے کے حادثے میں ہلاک ہو گئے۔ حادثے کی وجوہات ابھی سامنے نہیں آسکیں۔

○ سپاہ صحابہ کے نائب سربراہ رکن اسمبلی مولانا محمد اعظم طارق کی بھوک ہڑتال ساتویں روز میں داخل ہو گئی جس سے ان کی حالت غیر ہو گئی ہے۔ وہ بے ہوش ہیں گردوں نے بھی کام چھوڑ دیا ہے۔ ڈاکٹر جان بچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

○ چیف جسٹس (ر) نسیم حسن شاہ نے کہا ہے کہ پختونخواہ کے معاملے پر سرحد اسمبلی توڑ کر عوام کی دوبارہ رائے لی جائے۔

○ وفاقی وزیر مذہبی و اقلیتی امور راجہ ظفر الحق نے کہا ہے کہ توہین رسالت کا قانون کسی خاص طبقے کے خلاف نہیں بنایا گیا۔ اقلیتوں کی فلاح پاکستان کے قومی ایجنڈے کا حصہ ہے۔ آئین کے مطابق اقلیتوں کو برابر کے حقوق حاصل ہیں۔

○ فرانس نے ایران سے تجارتی تعلقات برقرار رکھنے کا اعلان کر دیا ہے۔

بشیر گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان :- 04524-211806
رہائش شہر :- 04524-211883
گاؤں : 04524-22238

کوٹھی برائے فروخت
رقبہ ایک کنال سوئی گیس، بجلی، پانی کی سہولت میسر ہے۔ دیگر معلومات کیلئے مندرجہ ذیل ایڈریس پر رابطہ کریں۔
معرفت سردار کرامت اللہ
واقع دار الصدر غربی
☎ : 212315
34/21 دار الرحمت شرقی ریلوے روڈ ربوہ

DWARFISHNESS COURSE Rs. 150/-
چھوٹا قد
قد کا چھوٹا ہونا 'بونا پن' نشوونما کی کمی کیلئے مفید کورس
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ
Phone: 771/213156 - FAX 212299

ہر قسم کی غیر ملکی کرنسی سے متعلق لین دین کا با اعتماد ادارہ
SPECIALISED IN FEBC DRAFT AND T.T ETC.
T. M. EXCHANGE
329-G PANORAMA CENTRE, THE MALL LAHORE (PAK)
TEL (92-42) 6368656, 6368389, 6369064, 6303235

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھراء کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھراء
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
زود جام عشق خاص
سونے چاندی کی گولیاں
شباب آور موتی
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

خوشخبری
آپ کی اور آپ کے بچوں کی صحت کا ضامن
امریکہ سے در آمد شدہ
AQUA WATER FILTERS
جراثیم سے پاک قدرتی طور پر شفاف اور خوش ذائقہ منرل واٹر کا حصول ایکوا سیف واٹر فلٹر کی بدولت اب آپ کے اپنے گھر میں انتہائی مناسب قیمت میں ممکن ہے آج ہی رابطہ کیجئے
ڈسٹری بیوٹرز
AQUA SAFE
یونائیٹڈ مارکیٹ کالج روڈ ربوہ فون 211212 PP